



U-8069



KI





سبيلك يا رب

قاله خيرها انما هو انما هو

# الحكمة

فانه علمه شيعه في و علمه انما هو

فانه علمه انما هو علمه انما هو

فانه علمه انما هو علمه انما هو



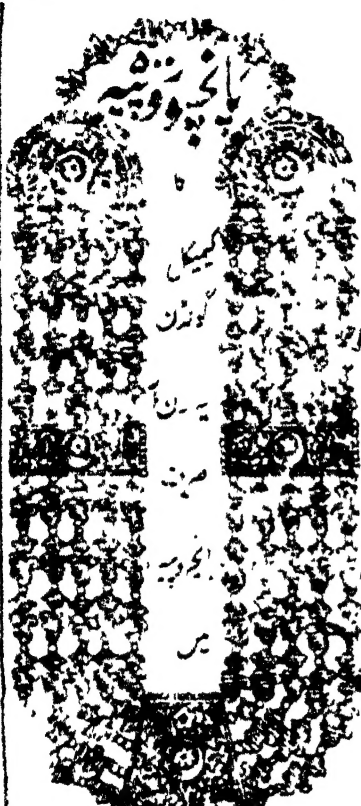
# ایک نئی ایجاد

ہزاروں کا بخرم صرف چند روپوں میں

یہ چند دن ہمارے ہنگامی سونے کی مانند چمک رہے ہیں۔ اور خوبصورتی میں اپنا جواب خود بخود دلائی زیور کے ہمراہ یا تنہا۔ اپنی قیمت اصلی سونے کی بنا کر محفوظ ہے۔ تفریف کا اسلئے اڑتہ حاصل کرتا ہے۔ روایت مند ہی لباس کو ہمیشہ قائم رکھ کر اپنے مالک کی عزت کو دوبالا کرتا ہے۔ نیز نگے میں زینت و کبریاں اندازہ یا اپنے روپیہ کا بتا سکتا ہے یہی باعث ہے بہت مقبول ہے۔ کیا اب اپنی محبوب بھری یا عزیز دختر کے لئے طلب کر کے ان کے دل و دھڑا کر س گئے ہ

قیمت در دو مہینے پہلے کے برابر رہتی ہے

چیپے اینج ہاوس اجمیری گیٹ دہلی



چند دن ہمارے ہنگامی سونے کی مانند چمک رہے ہیں۔ اور خوبصورتی میں اپنا جواب خود بخود دلائی زیور کے ہمراہ یا تنہا۔ اپنی قیمت اصلی سونے کی بنا کر محفوظ ہے۔ تفریف کا اسلئے اڑتہ حاصل کرتا ہے۔ روایت مند ہی لباس کو ہمیشہ قائم رکھ کر اپنے مالک کی عزت کو دوبالا کرتا ہے۔ نیز نگے میں زینت و کبریاں اندازہ یا اپنے روپیہ کا بتا سکتا ہے یہی باعث ہے بہت مقبول ہے۔ کیا اب اپنی محبوب بھری یا عزیز دختر کے لئے طلب کر کے ان کے دل و دھڑا کر س گئے ہ

## گولڈن انگوٹھیاں

نجد اور جڑاؤ کیسک گولڈن انگوٹھیاں جو انی خوبصورتی سے باعث ہستی انگوٹھیوں سے سخت سے کمی میں ہیں۔ انگوٹھی جملہ کاشت عرصے سے چاند پیدا کرتی ہے۔ ہمیشہ ہنگامی رہتی ہے قیمت فی عدد ایک روپیہ چار آنہ ہر دو نمبر (پاک ذریعہ)



چیپے اینج ہاوس اجمیری گیٹ دہلی

قیمت فی پرچہ  
چار آنے  
۴

# المحفوظ

قیمت فی لائے  
دو روپے چھ آنے

جلد چہم | بابت ماہ پرین ۱۹۲۹ عید بنی و شوال المکرم ۱۳۴۸ھ | نمبر

## باب الفداوی

سوال :- زید زندہ و شیع ہے لیکن یہ فوت ایشخ و بیماری فلان کی وہ سے خالیہ  
نہ لے کر حرم نہیں جاسکتا۔ اگر ایسی حالت میں اپنے فرزند یا کسی اور کو اپنی بیعتیں ادا  
فرمائیے تو اس کے لئے بھیجیے تو کیا اس کا حج ادا ہوگا یا نہیں مینو او توجروا  
الجواب :- زید اگر فی الواقع اپنی پیری اور بیماری کی وجہ سے خود اس جانیے نہ ہو تو  
تو اپنا نائب بھیجے اس کے لئے جائز ہے خواہ اپنے فرزند بھیجے یا کسی دوسرے کو تا بقاعدہ فقہ  
سوال :- بکر ۱۰ فریقین کے لئے نیک کیا ہے۔ کیا اس کو جائز ہے کہ وہ اس حالت میں  
کسی دوسرے بھی حج یا زیارت مدینہ کا بارہ حاصل کرے +

الجواب :- اگر حج دوسرے حج کا بارہ کی حالت میں نہیں لے سکتا البتہ زیارت ہر روز  
زیارت عینات مالیات متددینے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے + وہو العا  
سوال :- مجد یاد رسہ جس کی زمین وقف ہے عرقہ تان نہیں ہے وہاں میت کو دفن  
کرنا جائز ہے یا نہیں۔ مینو او توجروا

الجواب :- غیر تان وقف میں مسجد وغیرہ میں میت کو دفن کرنا جائز نہیں ہے مثلاً  
جیسا کہ مکان مصلوب میں یا مال فقہ میں کی میت ہاں جو مسجد نہ ہوگی مصلوب کرنا جائز نہیں ہے + وہم  
سوال :- اگر کوئی زبان ہو تو اس کی اذان پڑھ کر تان کی ہوگی یا نہیں مینو او توجروا  
الجواب :- صحت اذان کیلئے بانی ہو تو اذان کا شہدہ نہیں ہے بلکہ قیام کا شہدہ طبعاً ہے + وہم

کا اذان دینا صحیح ہے۔ البتہ صحت حروف لازم ہے۔ وہو العام  
سوال :- کیا فکرت کیلئے روزہ حالت عسکاف نہ پوری ہے یا نہیں مینو او توجروا  
الجواب :- یہ بھی کیلئے روزہ ہوتا ہے بغیر روزہ کے مطلق صحیح نہیں ہوگا روزہ کو  
پشتی بحالت عسکاف روزہ و نامروری ہے پس نماز عسکاف میں وضو وغیرہ  
سبب اگر روزہ نہ لکھئے تو عسکاف اس حالت میں صحیح نہیں ہوگا + وہو العام

نمذہ ابوالشعبۃ المظہر علی الحائری



## خبر غم

انہایت فحش سے بھج جاتا ہے کہ میں نہ کہنگ نہ جی سید نور شاہ صاحب سوداگر گنجی ۳۰ سال  
ایوم سید اغفر کو انصاف کر گئے۔ انا اللہ۔ اے الیہ ملا جھون۔ آپ بہت مختصر طبع مومن تھے  
مردم کے فزید سید سجاد حیدر صاحب اور برادر غاسید ولایت شاہ صاحب سے اس معیت میں محدودی  
ہمدردی ہے۔ علی۔ خدا بخشہ بہت ہی خوبیاں بخشے ہوئے ہیں +

## حبنا للہ

کھنڈ کے مرزا یوں نے ایک رسالہ مذکور نام سے شائع کر کے پبلک کو یہ صو کا  
دینا چاہا ہے کہ ہا یوں مرزا صاحب شیعہ تعلیم الیہ سے شیعیت دست بردار  
ہو کر زبانت کو اختیار کر رہا ہے۔ اب اخبار درگجھ سیالکوٹ میں خود ہا یوں مرزا صاحب نے  
لکھنوی مرزا یوں کے اس مکر و فریب کی قطعی کھول دی ہے کہ ان کے متعلق مرزا یوں نے تیل مذہب  
کرنے کا جو اعلان کیا ہے وہ سراسر کذب اور بہتان ہے مرزا یوں کیلئے شرم اور ڈوب مرزا کا مقام  
ہے کہ وہ اپنے اس نام نہاد مذہب کی اشاعت اسی میں سمجھ رہے ہیں کہ خواہ مخواہ راہ پانٹوں کو  
مرزا دی کہہ کر عام پبلک کو دھوکا دیں +

## منہ الناصبین

جو انہیں لکھ کر کہہ کہ کتاب جناب ناصر الاسلام بن ادرین  
مولانا علی محمد انجمن صاحب قلم بدایونی دامنہ علم کے کھنڈ نامہ تراویف  
قرآن کا ناقابل تردید دلائل و براہین سے جو تہہ پتہ فیصلہ دیات اب بد پرچم اور اسکی فتنہ قیامت  
سکھان مسابین میں پائیں شائیں اور انہیں بغیر قلم کے سوئے کہہ کہ کی کی کرتے ہوئے کا  
کتاب پر پیا پیا جی بھی ہے اور کتاب کا نام مذہب ہے تقریباً رن کی تعداد کا موازنہ غلو ہے۔ رن  
شالغین نریداری کی دوزخ آئینہ ت جلد خواجہ بک نوری بیوی دروازہ لاہور کے نامزد ہیں +

## الحق ہفتہ وار

یہ ہم باقی اخبارات حق اور الماطل باطل کے دو ماہ سے صوبہ  
ہمارے زیر اوت بہت بے بدعا بنیں صاحب بی۔ اے۔ بی۔ ایل  
باری ہے قومی اور سیاسی معاملات کے متعلق و پیپ و ہفتیہ نمایان س میں رن ہوتے  
میں حمد حاضرہ کی منہویات پر بھی اس میں کافی بحث کی جاتی ہے نئی رن و نہر نیامی س ہیں  
ورن ہوتی ہیں سادہ قیمت صرف پانچ روپے اللہ پتہ۔ سیدوں ضلع مارن۔ صوبہ  
دو اخبار حق سے نمونہ مفت طلب کریں +

## وعا صحت

طالع جناب مولانا مسی و صاحب قلم بناری کی ماہ سائیں پتے ہیں یونین  
وفاقیہ میں کہ شفا کاس و صحت حاصل ان کو ماس ہو جی

# حقیقت منقہ

## ازافاداعلیا

حضور حجۃ اسلام صدیق اکبرؓ میں شمس العلماء علامہ قاضی صاحب قبلہ مجتہد العصر الزمان مظللہ

مقبول

ایضاً۔ اسی صفحہ کی سطور میں منقول ہے ابی نضرہ سے نقل ننت عند جابر بن عبد اللہ  
فانا ہ آت فقال ابن عباس وابن الزید اختلخا المتعین فقال جابر فعلنا ہما مع رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم فہما ناعمل علیہما بلغظہ یعنی ابی نضرہ کہنت کہ میں جابر کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ  
ایک شخص آیا اور کہنا کہ ابن عباس اور ابن زبیر نے متعین یعنی منقہ نکاح اور متعہ حج میں اختلاف  
کیا ہے جابر نے کہا کہ تم میری معیت میں ہم نے دونوں متعوں کو کیا ہے۔ اس کے بعد عمر نے دونوں  
متعوں کو حرام کر دیا +

مکحول کا قولہ ہما باللہ یا تو ہونے پر مسلم کے بعد نبوت ختم ہی نہیں ہوئی اور حضرت عمران کے بعد  
نبی ہوئے اور بحیثیت نبوت وہ احکام کلی یا جزئی شریعت کو منسوخ کر سکتے تھے اگر ایسا نہیں ہے تو چھوڑنا  
کہ کس حیثیت سے حضرت عمر اس منقہ کو نفس قرآن اور حکم عمل پیغمبر مسلم کے خلاف منسوخ کرنے کا حق رکھتے  
تھے۔ حلال و حرام جو کچھ بھی قیامت تک ہونا تھا وہ تو خدا نے اپنے پیغمبر کی زبان سے کر دیا ہے اب ان  
کے بعد نبیہ تک نہ کوئی بحال حرام ہو سکتا ہے اور نہ حرام حلال ہو سکتا ہے +

کتاب محلی میں علامہ ابن حزم فرماتے ہیں ثبت علی تحلیل المتعہ بعد البی من الصحابۃ  
ابن مسعود و ابن عباس و جابر و سلمہ و معبد ایسا امیہ بن خلف و غیرہم یعنی بعد پیغمبر مسلم کے  
صحابہ میں سے ابن مسعود اور ابن عباس۔ جابر سلمہ معبد پیران امیہ بن خلف وغیرہم سے متعہ کی  
حلت برہے لئے ثابت ہوئی ہے +

قاضی القضاۃ بدر الدین محمود بن احمد عینی عمدۃ الفاری میں فرماتے ہیں کہ نکاح منقہ میں  
قدیم سے اختلاف ہے۔ ابن عباس اس کو حلال کہتے ہیں اور ان سے اباحت کے خلاف مروی نہیں  
ہے۔ ابن عباس کے اکثر اصحاب اباحت منقہ کے قائل ہیں سعید بن جبیر عطاء بن رباح حطاس  
یہ سب منقہ کو حلال کہتے ہیں +

ابو سعید خدری اور جابر بن عبد اللہ سے بھی علت منقہ مروی ہے جابر کہتا ہے کہ ہم نے  
عبد نبویؓ میں منقہ کیا۔ اور غلیظہ عمر کے نصف زمانہ خلافت تک ہم لوگ منقہ کرتے رہے۔ آخر  
الامر غلیظہ عمر نے منقہ سے ممانعت کی +

**غرض** اختلاف کا باعث خلیفہ عمر کا حکم ہوا۔ مگر نہ اصحاب میں اختلاف نہ ہوتا +  
**مرۃ البیان** میں ابو النضر یوسف سید ابن جوزی فرماتے ہیں قد اختلف الناس فی  
 جواز المتعہ فعمامة العلما علی انها باطلہ وری جوازها عن جماعة منهم علی وجاہ ابن عبد اللہ  
 وابن عباس وابی سعید الخدری وعطاء بن ابی دہام وابن ابی ملیکہ وابن جریر طحاوی  
 یعنی اختلاف ہے جواز متعہ میں عام علما تو اس کہ باطل گفت ہیں مگر علی ابن عباس۔ بدر۔ ابو سعید خدری  
 عطابن ابی مرثج۔ ابن ابی ملیکہ ابن جریر اور طحاوی جواز میں جلتے ہیں +  
 محدثین اہل سنت بجماری مسلم اور ترمذی نے تسلیم کر چکے ہیں کہ پیغمبر نے متعہ کو حلال کیا اور کہتے  
 دہ مذہب مانعت نہیں کی۔ ان کے بعد حضرت ابوبکر کے بھی لوگوں میں متعہ کیا یا نہ آئمہ اہل سنت نے تسلیم  
 کر لیا ہے۔ یہاں تک کہ عمر کی شروع خلافت میں بھی متعہ کی حدت کو صحیح ظن و غیرہ نے خلاف کیا ہے پھر باوجود  
 ثبوت حدیث متعہ کے سمجھ میں نہیں آتا کہ شروع اسلام کی ضرورت متعہ میں اس غلط فہمی کا رونا، ان کے  
 مشروع کرنے کے لئے سخت محکمہ ذکر جو دوسری باتیں ہیں +

**شرح ترمذی** کے مکتبہ میں علامہ توحیدی لکھتے ہیں حضرت عمر کے سال میں وانہ رضى الله عنه  
 صعد المنبر وقال يا ايها الناس انزلت كن على عهد رسول الله صلعم انا انا انا عنہن واحرمہن و  
 اعاقب علیہن وہی فتنة النساء وفتنة الحج وحي علی خیر الی علی انھی بلفظہ  
 یعنی حضرت عمر نے مجھ پر کہا لوگو! تم میں سے جو شخص متعہ نکلتے متعہ نکلتے اور اذان میں حی علی خیر العمل یہی سلام  
 علیہ السلام کے زمانہ میں جائز حلال اور جاری تھے یعنی یہیوں صحابہ اعلیٰ آمد و تہمت ہیں اجرت  
 کو ملاحظہ کیجئے) فرماتے ہیں میں ان نبیوں ہاتھوں سے مماثلت کرتا ہوں اور نبیوں کو زراعت ہوں۔ اور  
 آئندہ ان باتوں کے کرنے پر عذاب و عقاب کروں گا +

معاذ اللہ شروع کیا ہوئی مذاق ہو گیا یہ ہیں کہ کہنے سے کہ کوئی متدین لہان بانی اسلام اور  
 خدا کی مقرر کی ہوئی حدود کو ایک غیر ذمہ وار شخص (عمر) کے براہ کوئی نہ تو لاؤ الیہا۔ اور کہہ قرآن میں  
 يتعد حد ودا لله فادلك هم الغالمون کی زوہیں داخل ہونا پنا کرے گا +  
 آیت الا انزلوا جہم بعض نادان دوستانہ جہم طالع متعہ مجبور و جانتے ہیں تو خلیفہ صلی  
 علیہ وسلم نے یہاں آیت کی طرف اشارہ کیا اور ان کی عیب پوشی کے لئے کہ یہ آیت میں ایت والذین  
 هم الفرجہم صاف صاف لایا اور جہم و ما مالمت ایما نعمہ قرآن مجید میں مانع متعہ آیت موجود  
 ہے۔ اور کہتے ہیں زن متعہ زوجہ نہیں ہوتی +

پس اس کا جواب یہ ہے کہ آیت الا علی ازواجہم یہ ہے اور بعد قول آیت بتجلیہ متعہ ثابت ہے۔  
 پھر تراویسناح کیونکر ہو سکتی ہے۔ ترخصہ می اس آیت کی تفسیر میں آیت میں فان قلت هل فیہ  
 دلیل علی تحريم المتعہ قلت لا لان المتلوحة بکاح المتعہ من جملة الا وراج اذا حکم النکاح  
 یعنی یہ آیت تحریم متعہ پر دلالت نہیں کرتی کیونکہ متکونہ بکاح متعہ ازواج میں داخل ہے +

نواسہ الترمذی میں نظامہ دنیا پوری فرماتے ہیں قلیل لادلیل فیہ علی تحریر نکاح المتعة  
 لانہا من جملۃ الاذواج کوئی دلیل نہیں ہے تحریر متعہ کی اس آیت میں کیونکہ متعہ بھی ازدواج میں  
 سے ہے۔ تفسیر قرآن متورین امام بیہقی نے ہیں اخرج ابن ابی حاتم عن السدی فی قولہ  
 الاعلے ازدواجہم یعنی الامہن ہر چہ وہاں ملکیت ایما فہمہ اس روایت سے ظاہر ہے کہ مدی  
 نے زوجہ سے خدا و امراۃ یعنی زنان مردوں نے ہیں متعہ بھی امراۃ میں داخل ہے مگر رازنی بھی  
 معترف ہیں کہ ان تین خواہاں ملکیت دونوں لفظ موبدہ و نطفہ مقصود ہیں مگر وہ بالکل حدیثی ہی  
 اسی وقت زوجہ کہلائے گی جب تک وہ نہت یعنی ہے بعد طلاق زوجت سے خارج ہو جاتی ہے مابقی  
 طرح متعہ بھی تا انقضائے مدت متعہ زوجہ کہلائے گی حتیٰ کہ پس جبکہ طور بہاں چند امر قابل اعتراض ہیں  
 اول یہ کہ مدت و مابرت متعہ بالا با مرع ثابت ہے۔ اور اس کا قرآن وحدیث سے منع  
 ہونا کسی طرح ثابت نہیں ہے۔

دوم یہ کہ جو ازومات متعہ قرآن وسنت و اطلاق سے ثابت ہے اور اس کے نسخ ہونے میں اختلاف  
 ہے مابرجام مختلف فیہ موقبل یقین و اعتماد نہیں ہو سکتا۔ ایسی صورت میں یقینی اور حقیقی علیہ مرکو  
 ترک کرنا اور مختلف فیہ مشکوک امر کا عمل ہونا یا اٹھندی کے خلاف ہے۔  
 سوم اہلسنت کی یہ شیعہ مسلم کے نزدیک مسلم نہیں ہیں اور بغرض تسلیم وہ انہارا حاد ہیں۔  
 اور نہ بار مادی طریقی توازنات کے معارض نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ متعہ نیز یقینی ہے اور احادیثی  
 ہیں امر ظنی کی بنا پر امر قطعی کو ترک کرنا خلاف مقول ہے۔

چہارم اہلسنت کی سہل میں جناب امیر علیہ السلام کی حدیث تحریر متعہ اور حکم حمار اہلہ حکم کے نزدیک  
 غیر مسلم بلکہ جناب امیر علیہ السلام پر افتراء اور بہتان عظیم ہے۔ اگر یہ صحیح ہوتی تو فرقہ بین میں منقول ہوتی۔  
 اور بغرض تسلیم نہر واحد ہے اس لئے نہ توازن کے معارض ہے اور نہ جائز اہل ہو سکتی ہے۔  
 پنجم مگر متعہ شرعی نسخ ہوا ہوتا تو پیچہ عمر اس کا نسخ قرآن یا حدیث رسول سلیم کی طرف منسوب کرنا  
 مگر قرآن وحدیث سے حلال و مہل اور غیر منسوخ ہونے کے سبب عمر صاحب کو یہ کہنا پڑا کہ اتنا فی  
 عہد رسول اللہ وانا احرمھما اس پر صحابہ نے ببلوطین یہ کہدیا قال رجل براہ۔ یہ مزین  
 دلیل ہے کہ متعہ صرف منسوخ عمری ہے نہ منسوخ شرعی۔

ششم روایت تحریر متعہ اور تحریر حکم حمار اہلہ اگر علی بن ابی طالب علیہ السلام سے فی الواقع منقول  
 ہوتی تو ہر کوئی وہ نہ ہفتی۔ کراپنے قول کے خلاف جناب امیر علیہ السلام تو لوگوں کو متعہ کرنے کے لئے امر  
 کرتا اور نہ اس سے معافیت اور نہی کرتا۔ جبکہ صحیح مسلم کی کتاب الحج میں بیانیت موجود ہے کہ ان  
 غنمان نبی میں امتعہ علی یا مہر جا کہ عثمان فوج کرتا تھا اور علی علیہ السلام متعہ کرنے کا حکم دیتے تھے۔  
 غرض خلاف متعہ ثابت کرنے کے لئے متعہ کراپی طرف منسوب فرمایا ہے اگر حضور ختمی نبوت روحی فداہ کا کوئی  
 حکم اس کی بابت ہوتا تو وہ یہ نہ فرماتے کہ لید و لیت و قبل اس کے متعہ فرماتے ہیں اس فرمان سے صاف ظاہر

ہے کہ خلافت مآب ہی نے اس حلال خداوند کو حرام کیا ہے۔ مدعی مسست کو کوادیت وہ اپنے اختیار سے حرام کرتے ہیں۔ دوست رسول خدا صلعم کا زبان بند نہ ہے +

اصل بات یہ ہے کہ خلیفہ صاحب کے دوستوں نے ان احسانوں کے معاوضہ میں جو خلیفہ صاحب نے اپنی خلافت کے زمانہ میں ان کے ساتھ کئے تھے۔ وضعی بدعنوانی کی بنا پر حلت و حرمت متغیہ میں تحقیقت مروجہ کو کھوکھلا کر دیا ہے بہت سے مسلمان دھوکے میں آئے مگر وہی جو خلیفہ صاحب کی بات کا بیڑا اٹھائے ہوئے ہیں۔ مگر نہ وہ وضعی چیزیں ہرگز قابل وثوق و اعتماد بنائیں ہیں۔ لہذا وہ دل جو خلیفہ صاحب کی بیجا حدت سے ناپا ہے۔ ان جھوٹی حدیثوں کو پرکھ لینا ہے اور جن قلوب پر غصب کا سیاہ پردہ پڑا ہوا ہے وہ حب الشیخی یعنی ولیم کے مصداق ہیں +

مسئلہ حرمت متغیہ ایک ایسی بیجا و معاملہ ہے کہ خود خلافت اہلسنت ان میں جبران ہیں ان کے پاس قدر متغیہ کے تحریم کے باب میں حدیثیں وارد ہوئی ہیں سب ایک دوسرے سے مختلف ہیں۔ اور ان کے راوی بھی قابل وثوق و اعتماد نہیں ہیں۔ ایسی صورت میں غفلت کے نزدیک صرف غص سے یقینی امور کی تک تصدیق ہو نہیں سکتی اگر ضمنیات سے قطعیات کی تکلیف خارج کر دیا جائے تو ثمرات اسلام کا نام بھی باقی نہ رہے گا پس جبکہ قرآن مجید و آیت حدیث و روایات میں خدا و رسول خدا صلعم کی جانب سے تحلیل متغیہ بالانفاق ثابت ہے اور اس کی توجہ میں اختلاف ہے۔ تو یقینی قطعی امر کو چھوڑ کر قطعی اور اختلافی امر پر عمل کرنا مسرمد و ناشدنی کے خلاف ہے۔

قانون متغیہ کا حق و قبح عقلی و شرعی | دانشمند اس امر کا فیصلہ کرتا ہے۔ اگر متغیہ فعل قطع اور اہل زمانہ ہے۔ تو رسول خدا کے کیوں مسلمانوں کو بیکاری کی اجازت دی مگر خدا اس کی قیادت سے وقف نہ ہوں رسول خدا صلعم تو واقف تھے ان سے ایسے مرادف زمانہ فعل بذکر اجازت کیونکر دیا در ہوئی۔ اگرچہ یہی روز کیلئے ماحلت المتغیہ قدام اللہ فی عین القضا لان لا یام لہ العال مطلقاً منقہ۔

اور اگر متغیہ فعل جن نیک کام خاندانوں میں ہمیشہ کیلئے امت کوئی بدیہہ آگیا رہا ہے اس وقت حالت اضطراب میں منوط اجازت دی گئی تھی تو کیا بحالت اضطراب فعل متغیہ عرف زمانہ باز موسکنا ہے اگر ایسا ہو سکتا ہے تو پھر حرام ابدی اس کو کیوں کر دیا گیا۔ کیا وہ ضرورت خدا کی قیامت تک اب مسلمانوں کو نہیں رہی کیا مادہ مشرقت ختم ہو گیا۔ کیا بھروسہی اضطرابی حالت میں پیدا ہو سکتی تھی کیا پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم (معاذ اللہ) علمی عقل کے معمولی انسان تھے کیا ان میں یقین نبی اور دور اندیشی کی قوت مطلقاً نہ تھی۔ کیا وہ نبی کو تکلیف دینا یا ایقان دینے کے واسطے مبعوث ہوئے تھے۔ کہ مشرقت کو ہمیشہ کے واسطے امام رکھنا اب انجور زمانہ کا دروازہ معاذا اللہ کھل گئے۔ مادہ مشرقت ہم ایک انسان پر موجود ہے۔ جو سنت خرافہ میں دال بہات مساک پانت کھانا لوں سے زیادہ وہ ہوتا ہے۔ انسان مغرب بھی ہوتا ہے اور بارگاہی نظم الی حالت بھی ہو سکتی ہے۔ مگر وہ منظر ان شباب میں ایسی حالت کا گمان غالب نہ ہے +



پس بیاہ نہ رہتا باقی ہے تو رفع ضرورت کی جائز تجویز بھی باقی رہتی چاہئے۔ نظر بوجہ بالا  
سہ واٹمنٹ نمبر ۱۸۴ کی طرف سے متعہ کی ممانعت کیا جانا مقول تصور نہیں کرے گا۔ یہ دیکھ کر اس  
امر کو جس سے اذیت نہ اٹھائے یا استقبال میں کسی قسم کا ضرر متصور نہ ہو جائز اور مباح قرار دینی  
ہے جیسا کہ اس نے اسی بنا پر نہ کیا مگر یہی اس امر کو جائز و مباح قرار دینا یہ نسبت متذہبوں میں موجود  
ہے مگر اس کی ضرورت بھی ثابت ہے۔

پس نہیں وجہ پر صدر اسلام میں پیغمبر اسلام علیہ السلام نے نہ دینا نام کے قسم سے  
الی یوم الفیام منع و اپنی اہمیت مرحومہ کے لئے جائز۔ مباح اور مباح کیا اور تعلیمات متعہ کے بعد  
رسول خدا صلعم نے ہر گونہ منع کا علم دیا اور نہیں فرمایا۔ روایات و ضمیمہ تمام صرف خلیفہ عمر صاحب  
کے ہوا خواہوں کی طبع زاد ہیں۔ اسی واسطے ان میں اختلاف ظہیر ہے جب یہ ثابت ہے کہ رسول  
خدا صلعم نے صحابہ کو منع کرنے کی اجازت دی اور صدر اسلام میں سب مسلمان جواز متعہ کے قائل  
ہیں جیسا کہ امام رازی فرماتا ہے الفقہ اعلیٰ انہا کانت مباحۃ فی صدر اسلام  
یعنی تمام کا اتفاق ہے کہ منع صدر اسلام میں جائز اور مباح تھا۔ تو پھر جو دوسری صاحب کو  
کہاں سے یہ حق حاصل ہوا کہ خلاف قتل و قتل اور مخالف نہ اور حدیث رسول صلعم منع کو حرام  
قرار دے کر اسلام میں نہ ڈال دیں جیسا کہ ابن عباس نے کہہ دیا تھا ماکانت الممتنعۃ  
الا حجة برجمہا فہذا بھاہذا الامنة ولولا نفی عمر بن الخطاب عنہا ما زانا لاشقی۔  
مشریح معانی الآثار جلد دوم ص ۱۷۷۔ یعنی منع نہیں ہے مگر خدا کی رحمت جو خدا کے لئے ہے  
اس اہمیت مرحومہ پر رحمت ملی ہے اور اگر عمر بن الخطاب ممانعت نہ کرتے منع سے تو نہ ہوتے  
شقی کے کوئی زنا نہ کرتا۔ انشائی +

(انی آئیدہ)

## انتقال پرمال

افسوس ہے کہ باب راجہ حاکم خان صاحب ریاض اعظم و پریزیڈنٹ انجمن اثناعشریہ ریلوے  
انجمن شیدائے ملکوال جنکشن سلع گجرات پنجاب بعارضہ بخار موصوفہ ۷ مارچ ۱۹۲۹ء مطابق  
۲۴ - ۲۵ - ۲۶ - ۲۷ - ۲۸ - ۲۹ - ۳۰ - ۳۱ - بروز پچھنہ رحلت فرما گئے ہیں انا للہ وانا الیہ  
راجعون۔ مرحوم بڑے نیک عابد و زاہد مومن تھے۔ مرحوم مغفور کے اعزاء و اقربا سے  
ہم کو دلی ہمدردی ہے۔ جملہ ناظرین الحافظ مرحوم مغفور کی روح کو سورۃ فاتحہ  
اور دعائے مغفرت سے یاد فرمائیں + نکسا۔

سید فتح شاہ ربی کلاس فزیرین و سکریٹری  
انجمن اثناعشریہ ریلوے انجمن شیدائے ملکوال جنکشن سلع گجرات پنجاب

# اسلام اور پردہ

(از افادات جناب وزارت حسین صاحب ایٹم ساکن لاڈلہ ضلع میرٹھ)

جب سے کابل کی مکہ ٹریڈنگ کمپنی نے دیگر خواتین کابل کے ہمراہ برہنہ رویہ روپ کی سیر کی اور مغربی تہذیب کی چرچا لطف آزدانہ زندگی اور دل خوش کن نظاروں کا مزہ اٹھایا ہے۔ اسلامی دنیا میں ایک بڑے انقلاب کا خطرہ محسوس ہونے لگا ہے۔ مکہ موصوفہ نے کابل پیچھے کردہ ترک کرنے کی غرک کی۔ اور دلاں کی عورتوں کو پردہ کی قید سے نکال کر آزادی ملو مطلق انسانی کی ایج پر لانا شروع کیا تو ہندوستان کے اہلسنت نے اس ادا کو بھائی ہوئی نظروں سے دیکھا۔ ان کی مذہبیت نے بھی پلٹا کھایا۔ یہ بھی اپنی ماؤں بہنوں اور بیٹیوں کو گلی کوچوں اور بازاروں میں کھلے منہ پھرانے پر آمادہ ہو گئے۔

خبر روزہ کو دیکھ کر خبر روزہ رنگ ہوتا ہے پھر ہندوستانی اہلسنت اپنے ہمسایہ کالیوں کی اس بے حجابی سے کیوں متاثر نہ ہوتے اور جبکہ خلیفہ المسلمین اور امیر المومنین نے معاہدتی زوجہ محترمہ کے اپنے ہاتھوں سے آزادی کا کیسا تعمیر کیا تھا۔ تو اہلسنت کے شہنشاہیت سے عید تھا کہ اس کے آگے سرسبز نہ بھولتے۔ اس لئے انہوں نے عزت و حرمت کو ذہنیت کے دباؤ سے مڑوب کیا اور خیال سنگ و ناموس کو نئی کی راہیں روڈ اچھ کر لاپرواہی کے ساتھ ٹھکرا دیا اور نہایت فخر کیا ساتھ سراپردہ عصمت کی میٹھے والی خواتین کو اجازت دیدی کہ وہ برقع و نقاب کو دیا سلامتی دکھائیں۔ مقامات سیر تفریح جگہوں۔ تماشوں میلوں بٹھیلوں میں مردوں کے پہلو پہلو کر لطف زندگی اٹھائیں خواتین روپ کی طرح جگمگاتے ہوٹلوں میں کھانا کھائیں سناٹھروں کے ساتھ خوش گپیاں اُلاہیں اگر خدا نخواستہ مردوں کی یہ اجازت منسب نازک نے قبول کر لی اور اس پر عمل درآمد نہ شروع کیا۔ تو یقین ہے کہ ان پردہ نشینوں کے دل مخالفین پردہ کی اس کایا پلٹے بے یقینی اور اپنی بے حجابی کے ضرور احساس کریں گے۔ اکبر مرحوم نے خوب کہا ہے

بے پردہ کل جو چند نظر آئیں بیبیاں اکبر زمین میں حریت قوی سے ہو گیا  
پوچھا جو میں نے ان سے کہ پردہ وہ کیا ہوا کہتے کہیں کہ عقل پر مردوں کی پڑھیا  
آج کل جس قسم ظالمی کے ساتھ اس بحث کو اٹھایا گیا ہے اور ترک پردہ کی ترکیب کی ہے۔ وہ ہمارے جیسے وقیانوی خیال والوں کے واسطے بڑی حیرت میں ڈالنے والی بات ہے۔ اس امر پر بہت کچھ زور دیا جاتا ہے کہ موجودہ پردہ شرعی نہیں بلکہ رواجی ہے۔ لہذا شرعی پابندی کے لحاظ سے اس کا ترک کرنا واجب ہے۔

جبکہ سلطان فاتحوں کے قدم ہندوستان میں آئے ہوں گے تو ان جنگی سوماؤں نے ہمراہی

قلعی جہاد کرتے تشریف لائے ہوں گے۔ یہاں آئے پر دو صورتوں میں سے ایک صورت تو ضرور پیش آئی ہوگی۔ یا تو وہ اُن غائبین کو جو وطن میں ان کی فکر یک زندگی قیاس اپنے ہمراہ لائے ہوں یا ان سے بالکل تعلقات منقطع کر کے اس ملک میں خانہ آبادی کی فکر کی ہو۔ یہ ظاہر ہے کہ ہندوستان میں اس وقت پرودہ کا رواج مطلقاً نہ تھا اور آج بھی ہندوستان کے قدیم باشندے اس کی پابندی پر کاربند سمجھتے ہیں۔ لہذا اگر اس وقت کے مسلمانوں نے ہندوستان میں اگر رشتہ معاشرت قائم کیا تو پرودہ کے اصول انہوں نے کہاں سے سیکھے ہندوستان میں تو اس کی مثال موجود نہ تھی پس لازم ہے کہ اپنے ملک سے پرودہ داسی کے جو گرائے ہوں اور یہاں انہیں اسی کی پابندی ضروری سمجھی ہو +

اگر وہ لوگ اپنی عورتوں کو ساتھ لائے تھے تو یہ بات بھی دو حال سے خالی نہیں یا تو وہ موجود پرودہ میں ان کو ہمراہ لائے ہوں یا اپنے ساتھ بہو بیٹیوں کو بے نقاب لاکر ہندوستانی طرز معاشرت کو بیکار کیا ہو اور تیرا نہ طریقہ پر اپنے لئے ایک امتیازی خصوصیت قائم کرنے کے واسطے قواعد پرودہ داری مکمل کئے ہوں +

اگر موجودہ پرودہ ان طر ف ازادیوں کے ہمراہ اسلامی حاکمات یا تھا اور وہی اب تک رائج ہے تو یہ پرودہ ٹھیک ہے جس کے خلاف شور و غل کرنا عین حماقت ہے +

اب دوسری صورت کہ ہندوستانی تمدن نے اُن کو پرودہ کا سبق دیا۔ تب بھی پرودہ کی ضرورت ثابت ہوگئی۔ اگر ضرورت نہ تھی تو اس خلاف شعریکار ایجاد پر اس زمانے کے علماء کی کسی قدر ضروری ضرورت عائد ہوتی ہے جنہوں نے اُن مدبروں کے فیصلے پر قناعت کی اور پرودہ کو فضول سمجھتے ہوئے بھی اسناد کی کوشش نہ کی اور صنف نازک پر اس ظلم کو رد کیا +

اں اگر اس زمانے کے علماء نے بھی ہندوستانی طرز معاشرت سے متاثر ہوکر ضرورت پرودہ کو اتنی ہی اہمیت دی کہ احکام شرعی پر اس مدبرانہ فیصلے کو مقدم سمجھا تو بھی اس کے خلاف صنف نب کشائی کرنا جو قونی ہے اس لئے کہ اس زمانہ سے نہ بادہ آج وہ ضرورت پائی جاتی ہے +

اس زمانے میں سلمان فاطمہ جنتیت سے یہاں مقیم تھے۔ دوسری قومیں اس کی بہادری سے مرعوب تھیں۔ کافی سلمان حفاظت رکھتے تھے۔ ہر قنہ و فساد سے بچتے تھے۔ آج مسلمان خود مختار ہیں۔ اپنی بایہ تاز بہادری کھو چکے ہیں۔ دوسری قوموں سے مرعوب ہو چکے ہیں۔ اس زمانے میں قلیل تھے۔ مگر متحدہ انجیال اور مجتمع القوت تھے۔ آج کی عمر میں مگر یہ کثرت بیکار ہے۔ اپنی اجتماعی قوت کا شیرازہ کبھی چکے۔ سب نفاق کی بیماری میں مبتلا ہیں۔ اس وقت باشندگان ہند میں پرودہ کا رواج نہ تھا۔ نسوانی طبقہ کو سب پرستہ رو دیکھنے کے عادی تھے مسلمانوں کا پرودہ کرنا ان کو ایک عجیب بات اور فرقہ نسوانی ظلم معلوم ہوتا ہوگا۔ لیکن اب وہ زمانہ ہے کہ دوسری قومیں بھی اس کی جو گرائے ہو چکی ہیں لہذا اگر اس وقت پرودہ کی ضرورت تھی تو اب ہزار ہے +

ہم ان لوگوں کی عقل پر افسوس کے بغیر نہ رہیں گے جو ملکہ کابل کے اس حکم پر تسلیم خم کئے

کئے ہیں اور ایک عورت کی ہر سہیلی کو راستی سمجھ کر دتھو لعل بنانے والے ہیں لیکن سب سے بڑا غضب ہے کہ ملائے مٹھری کی شخصیت شیدا بیانا تہذیب کے اشاروں پر فتووں کا اندازہ پیش کر سکتا ہے۔ مسنت کا فرقہ ہر سہلنت میں اور خصوصاً اموی اور عباسی زمانوں میں حاکموں کی نفس پرستی اور خواہشات بجا کا معاون رہا ہے اور پیش گھرنے کی ٹیمیں تو انہوں نے خلافت اولیٰ ہی سے تیار کرنا شروع کر دی ہیں انہیں شیعوں کی دھلی ہوئی حدیثیں ہر موقع پر کام دے مانتی ہیں۔ پھر شریعت میں جتنا تغیر و تبدل مل ہو چکا ہے۔ موقوفہ پر وہ چاہے رواجی ہے یا شرعی، لیکن مفیدہ حضرات کی نظروں میں وہ طبقہ نسواں کے لئے ضروری بھی ہے مناسب بھی مفید بھی، پیش رفتوں اور گناہوں فسادات کا سبب اب اس پر وہ کے سبب سے ہے۔ لوانات پر وہ داری مہیا ہو سکی وجہ سے کوئی ہرج بھی نہیں واقع ہوتا۔ صنفِ نازک کو اس کی عادت بھی ہو گئی ہے اور اعداء کا الطبیقہ الثانیہ کے منقولہ کے مطابق یہ باجیا اور صفت شکار فرقہ جس پر ہمارے منگ خاموس کا دار مدار ہے۔ اس پر وہ کو بڑا بھگ کر شکایت بھی نہیں کرتا بلکہ برعکس اس کے مروجہ پر وہ کو اپنی شرافت کی امتیازی خصوصیت جانتے ہوئے اس کے ترک کرنے پر بخوشی رضا مند نہیں ہے۔

متمدن تعمیر عمل کلاو سرانام ہے۔ فطرت نے جس کام کی صلاحیت جس میں دی ہے۔ اس کو وہ ہی کام کرنا چاہیے اور دوسروں کو بھی وہی کام لینا چاہئے۔ نہ کتوں پر بوجھ لاوا جاسکتا ہے۔ نہ ہرن سواری کے کام میں آسکتا ہے۔ ہر کسے راہر کا سے ساختہ۔

عورتیں ہمارے گھروں کی شہزادیاں ہیں جن کا زبور پر وہ ہے۔ مہر خانہ داری میں خوش سہلی ان کا بہرہ۔ فکر معاش مردوں کا کام ہے۔ ضروریات زندگی کے سامان اور سائیس کے لوازمات بھی جیسا کہ ان کا فرض ہے۔ اور مردوں کی کمائی ہوئی پونجی اور جمع کئے ہوئے سامان اور لوازمات کو دیکھنا نہ طریقہ پر صرف کرنا عورتوں کی خوبی ہے۔ بچوں کی پرورش انتظام خانہ داری مردوں کو آرام و سائیس پہنچانا اس کے سزاواری ہے۔ اسی لئے وہ فطرتاً ضعیف ہیں اور اس کی حفاظت کا بار مرد پر ڈالا گیا۔ ان سے حصولِ معاش کی تکلیف ساقط ہے۔

انہار زمیندار مورخہ د۔ فروسی ۳۹ء میں مسئلہ حجاب پر ایک ضخیم مولانا مشتاق احمد سیٹا کا تحریر کردہ کیا موجودہ رواجی پر وہ شرعی ہے کے عنوان سے چھاپتے مضمون مذکور بت مولا فی اور وکچپ ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ مولانا صاحب عورتوں کے لئے کھلے بازاروں میں پھرنے کے حامی ہیں۔ اس امر کے ثابت کرنے کے واسطے آپ نے ابن جریر شاہ ولی اللہ شاہ عبد العزیز کے اقوال سے مدد لی ہے۔ تفسیر جلالیس اور تفسیر المیزان کی عربی عبارتیں مت ترجمہ نقل کی ہیں۔ اور مشکوٰۃ باب اللباس سے حدیثیں بھی سندیں پیش کی ہیں اور قدوسی۔ کنز الدقائق۔ شرح وقایہ اور ہادیہ کی عبارتیں بابت ترجمہ کر کے ثابت کیا ہے۔ کہ انہوں نے سلت چہرہ اور ہاتھوں کا کھڈا رکھنا جائز ہے۔ پھر چند سوال علمائے ارحاف والحدیث کو معنی طلب کیے کے درج کئے ہیں ملاحظہ اس امر پر

بہت کچھ زور دیا ہے کہ چہرہ اور ہتھیلیاں داخل حجاب نہیں ہیں \*  
 انہوں نے کہا کہ مولانا صاحب نے پردہ کی فضیلت پر غور نہ کیا اور بے سمجھے شاعرانہ تخیلات سے کام  
 لیا ہے۔ ظاہر ہے کہ پردہ نامحرم سے کیا جاتا ہے اور محرم سے پردہ نہیں ہے۔ اگر نامحرم سے اٹھ کر پردہ کا پردہ  
 نہیں۔ اور بقیہ اعضائے جسم کا پردہ سوائے چہرہ اور کھنکھن کے کرنا مان لیا جائے تو یہ امر ثابت ہوگا کہ محرم  
 سے بقیہ اعضائے جسم کا بھی پردہ نہ ہو۔ ورنہ محرم اور نامحرم میں کوئی فرق ہی نہ ہوگا \*  
 حلال میں ایک مصلح کا رسالہ مفتاح شفاق حسین مختار مراد آباد سے شائع ہوا ہے۔ اور ذات  
 سے بغاوت کرو \* کے نام سے موسوم کیا گیا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ مصنف قومیت کی شرمندگی  
 کے بعد ستائے ہوئے ہیں۔ اس میں تحریر کیا ہے کہ مسلمانوں نے ہندوستان میں اگر بہت سی باتیں بدووں  
 سے سیکھیں اور ہندوؤں نے بہت سی باتیں مسلمانوں سے لیں مگر فرق یہ ہے کہ ہندوؤں نے مسلمانوں  
 سے بھی باتیں حاصل کیں اور مسلمانوں نے ہندوؤں سے بری باتیں سیکھیں۔ اس کے بعد ان بری  
 باتوں کی ایک فہرست بیان کی ہے جو ہندوؤں سے مسلمانوں نے حاصل کیں مگر سب سے پہلے ان  
 بری باتوں میں موجودہ رواجی پردہ کو شمار کیا ہے \*

یہاں ہم مختار صاحب کی ذہنیت کی داد دینے بغیر نہیں رہ سکتے جنہوں نے اسلامی پردہ کو  
 ہندوؤں سے حاصل کیا ہوا بنالیا ہے۔ حالانکہ صاحبانِ عقل سے یہ امر پوشیدہ نہیں ہے۔ کہ ہندوؤں  
 میں نہ بھی پہلے پردہ رائج تھا نہ اب ہے پھر ان سے مسلمانوں کا حاصل کرنا کیا معنی رکھتا ہے \*  
 ایک اور رسالہ ”مولود محمد“ کے نام سے مراد آباد سے شائع ہوا ہے جس کا مابین ترج دیکھنے  
 سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ رسالہ مختار صاحب مذکور کی اہلیہ اور دختر کا مرتب کیا ہوا ہے جن کے نام  
 کے ساتھ ”اور مسز کے الفاظ مصنفین کی مغربی تہذیب کی تکلفی کا پتہ دے رہے ہیں۔ رسالہ  
 مذکورہ میں چند حدیثیں اس مضمون کی حق کی گئی ہیں کہ نفس ارشادی مرد و عورت کا آپس میں ایک  
 دوسرے کو دیکھنا جائز ہی نہیں بلکہ نہایت ضروری ہے۔ ان کے بعد انہیں ایک حدیث صحیح مسلم سے اس  
 مضمون کی نقل کی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجگان ہر کے بال کتر دانی تھیں۔ درکار کے برائوں کی تھیں  
 اخبار میں حضرت واقف ہیں کہ جب سے خواتین یورپ نے نئے فیشن کے محالوں بال کہ تو نے  
 شروع کئے ہیں۔ وہاں کے جماعت پیشہ طبقہ میں بہت انتشار ہو گیا ہے۔ اس سے یہاں خیال ہوتا  
 ہے کہ مذکورہ بالا بال ترشوائے والی حدیث بھی غالب کسی جھام (خلیہ) کی گھڑی ہوئی ہے۔ ورنہ  
 کہاں ایسا ج رسول اور کہاں بال ترشوانا \*

کیا یہ انہوں کا مقصد نہیں ہے کہ ایسے دو دو پیٹے والے رسالے بے لمان خریدیں گے۔ اور  
 خود پڑھیں گے۔ ایسا پتہ ستور تلوں کو پڑھیں گے اور تم میں گئے تو مطالعہ کرنے والے مرد و عورت  
 کے اخلاق پر کیوں برا اثر نہ پڑے گا۔ اور کس طرح مغربی تہذیب اور مادی ماحول کی طر فستہ میں غلبہ ہوگی۔  
 مسلمانوں خدا کے سے جواب دو کہ یہ حدیث وقتہ اور تفسیر کی گئی ہے۔ پچھلے صدیوں و مرتب تھیں۔

یا تنج تیار کی گئی ہیں ساگر پہلے سے تھیں۔ تو کیا علمائے سابقین غفل و علم سے بے بہرہ تھے۔ کہ وہ مندرجہ  
جوان آج ان کتابوں کی عبارتوں سے اذکارے جا رہے ہیں وہ اذکارے کر سکتے۔ یا وہ لوگ بے بصیرت تھے۔  
کہ ان کو یہ حضرات ان کتابوں میں نظر ہی نہ آئے +

وہ دن بہت قریب ہیں۔ کہ مسلمانوں کی شخصیت و قومیت مغربی تعلیم و تہذیب میں جذب ہو کر  
بالکل نابود ہو جائے۔ اس لئے کہ پیشوایان مذہب اہل سنت دین پر گویا کو مقدم جانتے تھے ہمیشہ دین  
کے پروردہ میں دنیا کمایا کئے۔ آج ان کے پیروشی اسی کو اپنا دستور اہل سنت ہوئے ہیں۔ ان کے مذہب  
کی بنیاد حکومت و دنیا پرستی سے پڑی۔ بدھ کو حکام میں رُج کر رہی گئی۔ اس مذہب کے علماء بھی  
آنگھہ بند کر کے اسی روش پر چل دیں گے +

اہل سنت اور شیعہ میں یہ فرق ہے۔ کہ شیعوں کی حکومت دنیا مذہب کے تابع رہتی ہے۔  
اور اہل سنت کا مذہب حکومت اور دینیت کا حکم ہے +

شیعوں کو پتہ ہے کہ خلاف شرع زمینوں کی ہرگز حمایت نہ کریں اور محلی الفتن اور منافقت کا اظہار  
کرتے ہیں۔ وراثت مذہبی افراد کو ان تحریکات کے نہ پہلے اثر سے بچانے کے لئے ایہ کی جاتی اور دینی  
تعلیم کو زیادہ رواج دیں۔ وہ ویشی نرتی جو مذہب پنج کر حاصل کی جا رہے۔ اس پر دھور ہی  
سے نعرین کریں + والسلام

~~~~~

## وادی کا نگرہ

جب وادی کا نگرہ کا سیاح ہمالیہ کے سلسلہ دھولہ بھار کے دامن میں آئیگا اپنے رشتہ قدرت کے  
نکاروں کی رنگارنگ سدا بھی ہوئی پاناہے تو فوراً گمراہی گناہات کی لٹاے حقیقت میں نمبر سے کہیں زیادہ  
وہ مذہب میں وادی کا نگرہ لاہور کے شمال مشرق کی مشرقی جانب تقریباً ستائیس میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ جہاں کا نگرہ کے  
مغربی طرف کے قریب شہر ٹھاکوٹ آباد ہے اور یہی فضا کہتے ہیں اس سے کچھ دور دیلی ریلوے اسٹیشن ہوتی ہے۔ یہ  
چھوٹی لائن ہے اور اس میں آٹھ ٹرکس ہیں۔ "کانگرہ دیلی ریلوے ہندوستان کی وہ تعمیر شدہ لائن ہے۔ جو  
نہایت عظیم الشان سپارڈی نظارہ اور سیاح جہاز گزرتی ہے اور یقیناً کہتا کہا جاسکتا ہے کہ کوئی خطرہ پرست سلیقہ  
ایک ایسی دلچسپ سیاحت لائن کو اپنی جہت کی قدرت میں نہ مٹا سکتا ہے۔ یہ نگرہ دیلی ریلوے جہاں جہاں  
کی جہت کا نگرہ میں آمد رفت کی راہیں کھلی ہیں۔ یہ لائن چھٹا ٹکٹ سے جو گمراہ نگرہ تک

۱۰ میل لگتی ہے۔

کوستان کا نگرہ کی فوجی سیاحت کے لئے ایک سالہ مابین دیلی ریلوے کے طرف سے شلنگ کیا ہے جس  
میں رشتہ کی ٹینسل۔ تقابلہ مقامات کا محققہ کو اور مقامات قسم کی بات و قوالہ و دین میں نیز یہی رسالہ میں  
کا نظریہ دیلی کے مشہور مقامات تک تھوڑا دور یہ لائن کی آمد رشتہ میں جس کے لئے جس +

## یادگار مکالمہ

آن عظمناظرین الحافظ کی پوچھی کے لئے ایک مفید اور مزیدار مکالمہ کی تصویر ثانی مانی و ہزار پچی مصوٰفم کے ذریعہ منظر قریب سے دیکھنا چاہتے ہیں۔ امید ہے کہ معزز ناظرین لطف اٹھا کر مسودہ ہوں گے۔

امام جعفر صادق علیہ السلام دولت کہ امامت پر جلوہ افروز ہیں۔ اصحاب کا صحیح ہے کہ ناگاہ ایک اجنبی شخص بھی اس مجلس سیر آتا میں پہنچ گیا۔

امام علیہ السلام :- تو کون ہے؟

آنوالا :- مجھے ابو حنیفہ کہتے ہیں۔

امام علیہ السلام :- کیا تھیں اہل براق کے نفی ہو؟

ابو حنیفہ :- نعم۔ (بیشک)

امام علیہ السلام :- کس روتے روتے دیتے ہو؟

ابو حنیفہ :- مطابق کلام الہی کے فتوے دیتا ہوں۔

امام علیہ السلام :- کیا کلام الہی کے احکام ناسخ و منسوخ حکم و کتاب سے ہی واقفیت رکھتے ہو؟

ابو حنیفہ :- جی ہاں سب کچھ جانتا ہوں اگر نہ جانتا تو مسفتی کیونکر بن جاتا۔

امام علیہ السلام :- دیکھو خداوند احسن الخالقین فرماتا ہے۔ وَقَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ إِذْ أَخْرَجَهُمْ مِنَ الْأَرْضِ الْمَيْتَةِ سِيرُوا فِيهَا لِيُبْكَىَ الْوَاهِلُونَ وَأَيُّهَا الْفٰئِزِينَ۔ رشب و روز امن و اطمینان کے ساتھ اس میں چلنے پھرنے کو ہم نے مقرر کیا ہے)

ابو حنیفہ :- اس سے آپ کا کیا منشا ہے؟

امام علیہ السلام :- تم بتلاؤ وہ کون سی جگہ ہے؟

ابو حنیفہ :- مکہ و مدینہ کے درمیان کا راستہ ہے۔

امام علیہ السلام :- (حاضرین سے) تم لوگ اکثر جاہلین مکہ و مدینہ سفر کرتے ہو کیا وہاں امن؟

امان ہے۔ اور جان و مال کا کوئی خطرہ نہیں۔

حضور :- ضرور خطرہ ہے۔ اکثر لوگوں کی جانیں تلف ہوئی ہیں۔ بعض کے مال و اسباب

لوٹ لئے گئے ہیں۔

امام علیہ السلام :- اے ابو حنیفہ! حکام و فرمان الہی نحو و اہل نہیں ہوئے۔ اچھا اب بتاؤ

رب العزت فرماتا ہے۔ وَمَنْ دَخَلَهُ كَانَ آمِنًا۔ جو اس میں داخل ہوا۔ امن میں ہو گیا۔ اس

کو نہا مکان مراد ہے۔

ابو حنیفہ :- اس سے بیت الحرام مراد ہے۔

امام علیہ السلام :- تم لوگ اس امر سے واقف ہو کہ عبداللہ ابن زبیر اور سعید ابن جبیر اس میں داخل ہوئے اور امن نہ پایا +

حصدار :- واقعی حضرت کا فرمان درست ہے +

امام علیہ السلام :- اے ابوعبیدہ اللہ کا کام فصول نہیں ہوتا +

ابوعبیدہ :- یا حضرت مجھے کتاب خدا کا علم نہیں ہے میں از روئے قیاس فتویٰ دیتا ہوں +

امام علیہ السلام :- اچھا قیاس کی رو سے قتل زیادہ ہے یا زنا +

ابوعبیدہ :- قتل زیادہ ہے +

امام علیہ السلام :- پھر اس کی کیا وجہ ہے کہ قتل کے ثبوت کیلئے دو گواہ اور زنا کے ثبوت کیلئے چار

حکواہ درکار ہیں جبیر سے جانے دو یہ بتاؤ نماز ضروری ہے یا روزہ ؟

” نماز ضروری ہے :“

گزشتہ ملاحظہ کو روزہ کی نفاذ واجب ہے ۔ اور نماز معاف ہے ۔ اسے بھی جانے دو یہ بتاؤ

کہ از روئے قیاس مٹی بنیاد کس ہے یا پیشاب +

” بول مٹی کی نسبت زیادہ ناپاک ہے

” پھر کیا وجہ ہے کہ مٹی کیلئے غسل کی ضرورت ہے اور پیشاب کو صرف وضو و انکافی ہے ؟“

” یا حضرت میں قیاس کا طبع نہیں ہوں ۔ بلکہ سی عقل و رائے کے موافق کام کرتا ہوں :“

” اچھا منہاری اس مقدمہ میں کہہ رائے ہے ۔ کہ ایک شخص کا ایک غلام مقابض اس نے اپنا

نکل کر اپنا غلام سباجہ غلام کیا ۔ دونوں نے ایک ہی شب اپنی عورتوں سے ہم بستری کی پھر

وہ عورتیں چلے گئے عورتیں ایک جگہ رہیں کچھ مدت کے بعد ان دونوں کے لڑکے پیدا ہوئے عورتیں

مکان کی چھت گرنے سے دب کر مر گئیں ۔ دونوں لڑکے باقی رہ گئے ۔ اب کیونکر قرۃ کی جاوے گی ۔

کون لڑکا آقا کہتے اور کون غلام کا ۔“

” یا حضرت میں صرف حدود و تعریفات جانتا ہوں ۔“

” اچھا یہ بتاؤ کہ ایک اندھے نے کسی مینا کی ایک آنکھ بیچ دی ۔ اب وہ غلطو عیدہ لے

کسی ایک کا ہاتھ توڑ دیا ۔ ان پر کس طرح عدجاری کی جاوے گی +

” (گھبرا کر) میں تو کچھ نہیں جانتا :“

” اے ابوعبیدہ اگر مجھے یہ خیال نہ ملے کہ حق کہ لوگ کہیں گے ۔ کہ فرزند رسولی اسلام نے

ابوعبیدہ سے کچھ دریافت نہ کیا ۔ تو میں جہیزم سے کچھ نہ پوچھتا ۔ اب جو تمہارے دل میں

آئے ۔ اس پر عمل کرو :“

ترجمہ : ذکر : یا حضرت میں امید کرتا ہوں کہ آج سے اپنا کسی مسئلہ میں قیاس نہ کرے گا :“

یہ امر محال ہے کیونکہ جب دنیا تجھ کو راہ راست پر لانے سے باز رکھے گی +



## تصویر کا دوسرا رخ

صحابی آل محمد کا زمانہ ہے ایک روز آپ ماحضر تناول فرما رہے ہیں۔  
الوحیفہ صاحب بھی ترکیب طعام میں بعد از غبت طعام امام علیہ السلام

کی زبان مبارک پر یہ فقرات جاری ہوتے ہیں:-  
الحمد لله رب العالمین خداوند! یہ کھانا تیری اود تیرے رسول صلعم کی

طرف سے ہے +

الوحیفہ:- (چونکہ آپ خدایہ رسول کا شریک قرار دیتے ہیں +  
امام علیہ السلام:- یہی عقل پر نہایت افسوس ہے کیا ارشاد رب العالمین نہیں یاد ہے وہاں تقوا  
سُورَاتِ اٰغْنَاكُمْ اللّٰهُ وَتُغْنِيْكُمْ مِنْ فَضْلِهِ بکینہ نہیں کیا انہوں نے مگر یہ کہ بے نیاز گردیا ان کو اللہ  
اور اس کے رسول نے اپنے فضل سے۔ اور دوسرے مقام پر فرمایا ہے +

الوحیفہ:- بخدا ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ تین کبھی کانوں کا نہیں پہنچی ہیں +  
امام علیہ السلام:- یہ تین تم نے پڑھی ہیں اور سنی بھی ہیں مگر تمہارا شمار ان لوگوں میں ہے  
جن کی نسبت ارشاد باری یوں ہوتا ہے اَمْ عَلٰی قُلُوْبٍ فَعَالَمٰ وَاَعْلٰی اَعْلٰی قُلُوْبِهِمْ وَاَلَا تُحِیُّوْنَ  
الوحیفہ:- یا حضرت آپ یہ کیا ارشاد فرماتے ہیں +

امام علیہ السلام:- اے الوحیفہ ہم نے سنا ہے کہ تم اکثر مسائل شرعی کو قیاس کے انداز سے حل کرتے  
ہو۔ یہ بھی بات نہیں ہے۔ اسے چھوڑ دو۔ کیونکہ یہ سے پہلے شیطان نے قیاس کی پیروی کی جبکہ  
خلاق غالب نے آدم علیہ السلام کے بعد کا حکم دیا۔ اُس نے محض قیاس کے بہانے پر کھدیا خلق حق  
من نامہ و خلفتہ من طین۔ اُس نے آگ اور مٹی میں قیاس کیا۔ اگر کو رائیت آدم آتش کا  
انداز دیکر کرتا تو یقیناً مار اور نوک فرق ذہن میں آجاتا جس قسم کو ہدایت کرتا ہوں۔ کہ اُس کی تقلید نہ  
کرو۔ اس کے ثانی تمہیں نہ ہو۔ ایسا نہ ہو کہ خدا کے حوالہ رحمت میں جگہ نہ ملے یہی سخت قیاس  
تھا۔ کہ جس کی تقلید کے شیطان نے طعنیت کا ارگہاں ڈالا ملاحظہ فرمائیے وحیدی سے نکال دیا گیا۔

فقال عن جبل اخرج منها ذلک وجید علیک لغنی علی یم الدین  
راقم بہ وہی میں۔ تھے ہلوری۔ مولف فرزند علی بنہ

## حقیقت پردہ

گزشتہ ہمیں رسالہ حقیقت پردہ کے متعلق یہ یوں کیا گیا تھا۔ سچ ہے۔ مفت راہ گفت "پانچ سو وقف  
کاپیاں اس قریب عرصہ میں سب ختم ہو گئیں جس صاحب کو ضرورت ہو یا نہ ہو یہ رسالہ پھر صاحب  
خواجہ کا کتبہ سی موتی دروازہ لاہور سے ۳۰ روپے کے گشت قیمت سے بیک وقت فرمائیں۔ پنجاب شیعہ  
مشن لاہور کے دفتر میں اب اس کا کوئی نسخہ وقت باقی نہیں رہا ہے +

## انجمن حسینہ پانی پت

سیکرٹری صاحبہ انجمن حسینہ پانی پت کی جانب سے ایک چھٹی مورخہ ۲۸ مارچ ۱۹۲۹ء شمس العلماء علامہ حائری صاحب قبلہ و کعبہ کی خدمت میں ایسے مضمون موصول ہوئی ہے کہ وہ قبلہ و کعبہ مخدوم کرم بندہ جناب مولانا صاحب زاد نواز عظیم تسلیم مزاج عالی۔ امید ہے کہ جناب بخیر و عافیت ہوں گے۔

۲۸ مورخہ ۲۸ مارچ ۱۹۲۹ء کو بوقت۔ ایک دن جلد انجمن حسینہ پانی پت زیر صدارت جناب مٹھی حامد علی صاحب پریڈنٹ منعقد ہو کر حسب ذیل تجویز بہ اتفاق اسے پاس ہوئی کہ یہ طلبہ جناب کی اس ایشیا قرآنی کاتہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہے کہ جناب نے فوجی دست بھر ہوا دل اپنے پہلو میں رکھنے کی وجہ سے اس کثیر الرئی میں اپنے نہایت قیمتی وقت کو ضائع کر کے اس قدر بے شہرت فرمائی کہ جمال اندیشیہ کا نفرین کھٹو کے انتخاب سے جناب کو زیر صاحب زادہ پنجاب کے حضور میں مورخہ ۲۸ مارچ ۱۹۲۹ء کو شیعہ جماعت پانی پت کی وائٹان بیان کرنے کے لیے پیش ہوا تھا۔ اور جناب نے نہایت مؤثر طریقہ سے تقریر فرمائی کہ یہ میدان کی رکات سے متوجہ کامیابی ہو گا نیز یہ طلبہ جناب کے حق میں دعائے خیر کرتا ہے۔ خداوند عالم بے حد حق محمد و آل محمد حضور کو ہمارے مردوں پر قائم رکھے آمین ثم آمین زیادہ قدم بوسی فقط

حضور کا خادم۔ (خواجہ) اختر علی انصاری انجمن حسینہ پانی پت چھٹی مذکور قبلہ و کعبہ نے سماعت فرما کر سیکرٹری صاحب کا شکریہ ادا کئے جانے کی ہدایت ان الفاظ میں فرمائی کہ حضور نے وفد کی شرکت محض فرض منصبی سمجھ کر فرمائی جو کسی شکریہ کی تھی نہیں۔ چونکہ مکرانہ الاسلام کی عمر اس وقت تقریباً باون برس کی ہوگی۔ اس لئے خاصا سار دیر سے بغرض نقصان علیہ جناب کی وجہ لفظ کثیر رہی جو ان کی چھٹی مذکور میں تحریر تھا خصوصیت کے ساتھ معطف کرانی جس پر حضور نے ہنس کر فرمایا کہ سچ ہے بزرگی یہ عقل اس قدر سال سبحان اللہ

مدیر

## خبر وفات

افسوس ہے کہ جناب سید فردوس علی شاہ صاحب بے حوالہ کبھی منسبت مقام میراں شاہ سکولس (سکھو پاس قادیان ضلع کوٹ) نے ۱۰ جنوری بروز جمعہ ۱۰ شعبہ ہسپتال میراں شاہیں بارہ فانی سے بعد از مدہ موتیہ دار مقبلی کو کوچ کر کے رحمت اسی دست ہوا انشاء اللہ رب العزت مرحوم کی تدفین بڑا ہندرا مال پور برسر گاریہ پٹا جملہ مہینے سے التماس ہے کہ سید مذکور کیلئے فاتحہ خوانی و دعا کے معصرت سے سرفراز فرمائیں۔ خدامہ المؤمنین علی امیراں شاہ

# شانِ امامت

نمبر ۱۶

قال من ریل یا ایہا الذین آمنوا طبعوا للہ واطیعوا للہ واطیعوا لہوہ واطیعوا لولہ واطیعوا لہم منکم  
یہ جوئیں نے عرض کیا کہ خدا کے لئے ہوئے امام کی بیعت کے لئے ہاتھ بڑھائے۔ اس کا کیا  
مطلب ہے، مگر یہ کوئی پیچیدہ فقرہ نہیں۔ پھر بھی طالبِ نفرت کی ہے +  
(۱) خدا کے بنائے ہوئے امام کے سوا جس کی اطاعت فرض کی گئی ہے۔ دوسرے کی اطاعت  
مقتضائے عقل کے خلاف ہے +

(۲) اپنی ضد کی بنیاد پر غلط اصول پر نواہ وخواہ قائم رہنا۔ کارنرو منداں نیست +

(۳) اپنی غلطی کا اعتراف غافلوں کا شیوہ ہے +

(۴) غلطی پر اصرار دلیلِ جہالت ہے + (۵) دینی اصلاح دینداروں کا طریقہ ہے۔

(۶) اگر راہِ راست میں راہِ حق سے ہٹ کر ملی رہ ہو گئے بے راہ جاتے ہیں۔ اور اسی حالت  
میں ایک ادنیٰ کامل۔ ایک رہبر عرابِ استقام مل گیا۔ تو فوراً اپنا راستہ بدل دینا۔ اس نظرِ طریقت کے  
نقش قدم پر چلنا صحیح الدماغ انسان کا کام ہے +

(۷) عذابِ خدا سے بچنے کی کوشش مقتضائے خدا پرستی ہے +

(۸) اندھی تقلید اپنے نفس پر ظلم کر رہے (۹) نفس پرستی دینداری کے خلاف ہے +

(۱۰) نجات اور بخشش کا راستہ اختیار کرنا اہل دین کا کام ہے +

اس مختصر مگر مفید و متوجہ خیز امور پر توجہ دلانے کے بعد یہ عرض کرنا اور کرنا ضروری کر دینا بے موقع  
نہیں معلوم ہوتا کہ امام زمانہ نہ لایا گیا ہوا ہوتا ہے۔ بس میں انسانوں کو کچھ مداخلت نہیں کہ وہ  
ساختِ امامت کے ہم فرض کو ادا کر سکیں۔ کیونکہ یہ فرض خدا ہے۔ یہ امر اس کے اُموراتِ خاصہ میں داخل  
ہے۔ صرف شناختِ امام ورائع انسان سے ہے۔ طریقتِ شناختِ امام چند فہموں میں بیان کیا جا چکا ہے۔  
آج پھر شناختِ ہی کی نسبت ایک سہ اصول کی جانب توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ خدا ہر مدعیِ اسلام کو اسلام  
کے پیار سے راستہ کی رہبری کرے۔ جو نیامیں ہر شے کے چاہنے اور پرکھنے کے لئے محکم و معیار مقرر ہے جس  
کے ذریعہ سے دریافتِ طلبِ اشیا کی حقیقت و ماہیت دریافت کی جاتی ہے مثلاً سونے کے کھرے کھوٹے  
کو معلوم کرنے کے لئے کسوٹی (۱) ایک پتھر ہے جس پر گھسنے سے حقیقت کا انکشاف۔ اہلی و غیر اہلی میں  
افیاض ہونا ہے۔ اسی طرح شناختِ امام کے لئے بھی معیار ہے جس سے اہلی و مصنوعي امام میں تمایز  
آسانی سے ظہور ہو سکتی ہے۔ پھر مرین جانتے ہیں اور اچھی طرح مانتے ہیں کہ معیارِ امامت (خلافت) عظیم  
بے مکرر ملے گی جس کے لئے اہلِ اقتحاب دانے کے لئے تیار نہ ہوں گے۔ دھڑے بٹا دیں قولِ خدیجی

کہنے کڑا لیں گے۔ اس وجہ سے ان ایک ایسی قومی دلیل پیش کرتا ہوں جس سے کوئی مسلمان انکار نہیں کر سکتا۔ اچھا ذرا کلام خدا کی سیر فرمائیے +

خدا نے ترکیب عنامہ سے پہلا آدم کا تیار کیا۔ فرشتوں کو حکم ہونا تھا۔ اس عہد میں جب بن پھونکی جانے تو تم سب بجدہ کرو۔ کیونکہ میں زمین پر اسے اپنا خلیفہ بنانے والا ہوں۔ تمام فرشتوں نے عموماً اور معلم الملوکوت روح جس فرشتگان سے نہ تھا، اپنے شیطان نے قصود اناس را نکار کیا۔ اور نظام را خا پر ایک اعتراض وارد کیا۔ بار الہی کیا تو ان لوگوں کو اپنا خلیفہ بنائے گا جو زمین پر فساد و خونریزی کے مرتکب ہوں حالانکہ ہم لوگ تیری کتب میلل و تقدیس کرتے ہیں مطلب یہ ہو کہ میں بحالت طاعت و عبادت مستحق خلافت ہوں یہ غلطی جو بھی عدم سے وجود میں آیا ہے۔ کوئی عبادت بھی انہیں کی کیونکر سزاوار خلافت ہو سکتا ہے +

خدا نے جھڑک دیا۔ فرمایا جو میں جانتا ہوں تم نہیں جانتے فرشتہ ناموم اور اپنے اعتراض پر شرمندہ ہو کر معترف ہوئے میرے موجود مجھے عرف اتنا ہی علم ہے۔ جو تو نے مجھے عطا فرمایا ہے +

پھر خدا نے اسے اوصاف کر دیا اور میرا صاف لفظوں میں بتلادیا کہ خلافت کے لئے علم کی ضرورت ہے معیار خلافت صرف علم ہے۔ نسب و تبدیلی و تقدیس و تجمید طاعت۔ عبادت شیخیت و یہو کسی چیز کی ضرورت نہیں محض علم لازمہ خلافت و امامت ہے۔ بعدہ پروردگار عالم نے فرمایا سوال کرو آدم سے اس چیز کا جس کی بابت تم سے سوال کیا گیا اور تمہارا ہجر ثابت ہوا +

فرشتوں کے دریافت کرنے پر جناب آدم نے بلا تامل بالتقریر بیان فرمایا اس سے زیادہ حقا کے لئے تفاسیر ملاحظہ فرمائیے اس مثال بتا دیا۔ پورے طور سے ثابت کر دیا۔ جو بنی سمجھا دیا کہ معیار امامت علم اور صرف علم ہے۔ اب جبکہ معیار کا پتہ مل گیا نشانات میں نہایت سہولت۔ آملی و مصنوعی کے پہچاننے میں جید آسانی ہوئی لیکن اس پر اصول و مقابلہ لحاظ ہو گا۔ پرکھنے کے لئے نظر کا سونا شرط ہے پرکھنا مسقری کا کام ہے۔ ایک سونا ہی کو بے لیمے۔ ہر شخص کو سونے کی پرکھ کر کھڑے کھوٹے کی تمیز نہیں کر سکتا لیکن نہانے والا مثلاً شمار جس کو اس کا علم حاصل ہے حقیقت شناس ہوتا ہے جس سر بیک نظر اس کی حالت کو حیافت کرتا ہے اس کی نظر پرکھنے میں غلطی نہیں کر سکتی۔ اس میں یہ خیال رکھنا بھی ضروری امر ہے کہ سونا ایک معمولی شے ہے۔ اس کے پرکھنے میں زیادہ وقت و دشواری نہیں ہے لیکن بے کھنڈ مسقری کسی معمولی شخص کو پرکھنے کا علم تعلیم کرے جس کے سبب وہ باسانی پرکھ لے مگر علم پر کسی کو کھس کر شناخت کرنا صرف اہل علم کا کام ہے معمولی اشخاص معمولی فنون کی طرح سیکھ کر یہ محارت نہیں حاصل کر سکتے +

اب اس کلام کی ماہیت بہت جلد گئی۔ ہم کو معیار معلوم ہونے سے کیا فائدہ ہو۔ جب ہم اس کے جانچنے میں عاجز ہیں۔ اس کے پرکھنے کی قوت نہیں رکھتے ہم کو یہ علم کب حاصل ہے کہ ذریعہ ادا کے تمیز اصلی و معذومی قرار دیں +

لیکن ہم کو دیکھنا چاہئے کہ معیار خدائت و امامت کیسی معلوم ہوتی ہے۔ کسی کو کھس کر بتلادیا ہے یا نہیں کیونکہ جب ہم قاضیوں کو دیکھیں تو یہ بخیر اس کے دوسرے لیے کامیابی کا نہیں ہوتا۔  
 ہم کو ضرورت کسی ضرورت عالم کے تلاش کی ہوگی۔ نصرتِ علم و نصرتِ علم فرمائیے۔  
 علمی و فنی ہیں۔ ایک جیسی دوسرا کسی ہم دیکھتے ہیں کہ آخر اگر علم بھی منہ دے تو ترقی کو نہ پہنچا اور نہ پہنچ سکتا ہے۔ ہمیشہ اس میں کمی رہتی ہے اور یہ کمی بیکانِ علم و فنی وہ ہے جس میں کوئی نقص نہیں پایا جاتا اور نقص کیونکر رہ جاتا جبکہ تعلیم اس کے تعلیم کا علم بالذات سے ہو۔ ہم کو ایسی الشریعتیں علم میں ملتی ہیں اور انہیں کو ہم پیغمبر اور امام کہتے ہیں۔ ان پیغمبروں میں سے زیادہ و عزیز۔ سب سے زیادہ وہی کمال۔ سب سے زیادہ عالم ہمارے پیغمبر آخر الزمان جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں جن کی متابعت جن کی فرزنداری ہم پر فرض اور عین ہمارا ایمان ہے۔ (اسلام میں اس سے کسی کو انکار نہیں) آپ کا قانون ہم پر نافذ ہے۔ آپ کے احکامات ہم پر نافذ ہیں۔ جبکہ آپ کا کلام واجب الاتباع پر نظر ڈالنی چاہئے۔ اگر آپ نے معیار امامت پر کھس کر کسی کو بتلادیا ہے۔ نہایت مافیہ اکر دی ہے۔ اور اگر نہیں بتلادیا ہے تو یقیناً تم قمار میں۔ اور اس حالت میں ہم چاہتے ہیں کہ تم جیتو۔ اور دیکھو کہ کمال میں غلط لگایا کہیں گے جس کا نتیجہ اسی ہے۔ اچھا اللہ تمکو وہ حد بتلے گی جس سے بڑھ کر نہ ملے گی۔ پس یہ کیا جانی ہے یعنی امامہ مدینۃ العلم و علی بابہا۔ جان اللہ ہے آپ آیا کہ قبول نہ فرماتے ہیں جو عالم ہوگا وہی بدلتا سکتا ہے۔ بتا سکتا ہے۔ چنانچہ بتا سکتا ہے۔ غیر عام بتا سکتا ہے۔ مادہ کی نیالی حاصل نہیں کر سکتا۔ اولاً آپ ہی نسبت فرماتے ہیں میں مدینہ علم ہوں۔ مدینہ کی مثال دیکھیں آپ نے اپنی طرف سے سمجھا دیا کہ مجھے مکمل علم حاصل ہے۔ کوئی کمی کسی قسم کا نقص نہیں ہے۔ اس علم میں مثال میں غور کر سکتا ہوں کہ علم حاصل کر سکتے ہیں مگر آپ جلد نہ مدینہ دیکھتے علم فرماتے مگر وہ بات خاص ہوئی جو مدینہ کی وہ سب سے حاصل ہوئی۔ مدینہ میں کوئی شے ایسی نہیں بتلائی جاسکتی جس کی ضرورت ہو اور موجود نہ ہو لیکن دریا میں ضرورت کی ہزاروں چیزیں منقود ہوتی ہیں۔ اسلئے دریا ثبوتِ ثل کے ناکافی ہوتا۔ اہل علم اس سے بہت سی بارکیاں اور نکات نکال سکتے ہیں لیکن کم از کم محکوم امر تو ضرور ہو۔ وہ ہو گیا۔ کہ ایک کامل و اکمل ذات نے ایک ایسی ہستی ہمارے سامنے پیش کر دی۔ جو علم میں ہر طرف سے کامل ہے۔ اپنے کو مدینہ علم اس کو وہ علم بتا کر سمجھا دیا کہ میرے بعد علم میں کوئی اس کا ہمسر نہیں۔ جس نے انصاف سے ایسے شخص کی موجودگی میں ہم کسی اور کو جس میں علم کی معمولی جھاک بھی نہ ہو کیونکہ امام سمجھ لیں وہ انجیل کے معیار امامت علم ہو۔ دوسری حدیث متفقہ میں کچھ اس سے زیادہ وضاحت فرمائی گئی ہے۔ انا دار الحکمت و علی بابہا۔ میں دار الحکمت ہوں علی اس کا دروازہ ہے۔ میں بھی مدنی مثال موجود ہے۔ اگر ہمارے دار کے دروازہ بند رہا ہوگا۔ کبھی کمال علم کا ثبوت نہ دیتا۔ علاوہ اس کے لفظِ حکمت بھی غور طلب ہے۔ علم حکمت کسی ایک خاص علم کا نام نہیں۔ بلکہ علم حکمت تمام علوم و فنون کے جامع کا نام ہے۔ ماہیتِ اشیا و مباحثِ انبیاء یا مسکنِ بشری و قوتِ انسانی سے ماہر ہونا اسی کو

علمِ حکمت کہتے ہیں پھر یہ علم امر کی جے کبھی درجہ تکمیل کو نہیں پہنچ سکتا ہے۔ ہاں اگر وہی ہوگا۔ تو بے شک کوئی کمی و نقص نہیں رہے گا +

اب غور فرمائیے جب ایسا کامل عالم وہی کسی کو بتلائے کہ میں ہوا حرکت اور وہ اسی کا دروازہ ہے۔ یعنی علم میں اہم رہنما ہے تو صرف یہی ہے تو کیا ایمان اس کی اجازت دے گا کہ ہم اس کو چھوڑ کر کسی معمولی شخص کو اپنا امام مانتے ہیں۔ امام بنالیں جبکہ یہ امر بایہ ثبوت کو پہنچ چکا ہو کہ ہم کو ساختہ امامت کا اختیار نہیں ہے۔ اور معیار امامت صرف علم ہے جو اس مسئلہ سے انکار کسی صحیح الدماغ و دہندار کا کام نہیں +

یہ دونوں کورالہ حدیثیں مسلمہ فریقین ہیں جو کسی طرح قابلِ انکار نہیں + حضرت عمرؓ نے منہش واقعہ پر جبکہ فضیلت کے شک کے فیصلہ جناب امیرؓ نے فرمایا۔ بارہا صاف فطول میں کہہ دیا کہ یا علیؓ بیشک اس کا فیصلہ علم پر مبنی تھا جو مجھ پر آپ کے اس کا فیصلہ کوئی نہیں کر سکتا تھا۔ اور کیوں نہ ہو رسولؐ اللہؐ آپ کی شان میں خراب کئے ہیں۔ ان مدینہ العلماء و حلایا بہا۔ واقضا کد علی۔ ویکھے آپ نے مان لیا اور لفظ لڑا کہہ دیا۔ احسان کر دیا کہ نبی میں بعد رسولؐ علم میں کوئی بھی آپ کا مثل و نظیر نہیں۔ اللہ اکبر علم مجھ کو چھوڑ کر اگر ہم ایسے کو امام فرض کریں جو بے عقلی کی تصور ہو۔ یقیناً مائل ہم پر لگا، حقارت لو لے گا +

جس میں علم کی تیز نشانیں تابدہ ہوں۔ شانِ امامت آفتاب سے زیادہ روشن ہو۔ اس سے روگردانی کر کے اگر حکمت کی جانب آنکھ بھاڑ بھاڑ کر دیکھیں یہاں ہی رہنا کہہ لیں۔ نظر جانے کی کوشش کریں۔ غلطاً ہو جائے اور بے حقیقت جاؤر شہہ و جہم کے مترادف سمجھیں گے یا رسول اللہؐ حسین دنیا کی قوتِ بصارت کو اس قدر تیز کر دے کہ وہ نشانِ امامت کا نظارہ دے سکے اور سہلی امام سے فیضیاب ہو۔ اور اس ناچیز کے مضمونِ شانِ امامت سے عالم متنبہ ہو۔ اس گنہگار کے جرائم سے درگزر فرما۔ بحق امام، بحق علیہ السلام

ناظرینِ الحافظ کی خدمت میں التماس ہے کہ یہ بابِ اصنامت و منامات جتنی جلد سے ممکن ہو عرض مختلفہ ہے سلسلہ حالات قطع نہیں ہوتا۔ آپ لوگ دعا فرمائیے کہ جب تک زندگی باقی ہے۔ صحیح و مسلم اور تندہ دست رہوں۔ تاکہ بحالتِ بقائے قوت اپنے پاک اور سچے دین کی خدمت کر سکوں + والسلام

خادمِ اسلام۔ مایوس العلانِ فراق۔ حلویہ ضلع بستی

مضمون نگار و حضراتِ محکم خدمت میں التماس ہے کہ مضمون خوشنما اور عارف لکھا چھپا کر پڑھنے والوں میں شائع ہو جائے تاکہ وہ اس سے فائدہ چھپ جاتے ہیں۔ جو بالطلب امرِ نبویہؐ جو ابھی تک نہ لکھا گیا تھا۔ اس کا مکمل آنا ضروری ہے۔ نیز فریادِ صاحبانِ خط و کتابت کرنے وقت چھٹ فرمائیے کہ اللہ عز و جل انہیں دے۔

## پنجاب شیعہ مشن لاہور کا الہ آباد میں تبلیغی دورہ۔

حسب درخواست جناب احمد علی خان صاحب سیکرٹری انجمن تبلیغ الایمان الہ آباد۔ تبلیغی مہینہ ۲۹  
کو حضور قبلہ و کعبہ حجۃ الاسلام، صدر المفسرین سرکار شمس العلماء علامہ عازمی مجتہد العصر امت برکاتہم  
مع صوبائی سفر فی الذعنے کے مکلفہ میں سے روانہ ہو کر ۲۹ مارچ کو ۲ بجے دن کے وارڈ الہ آباد ہوئے  
اسٹیشن پر تقریباً دو ہزار معززین و نذر فار کا مجمع تھا۔ فلک شگاف لغزہ ہائے صلوات میں جناب شمس العلماء  
اُترے اور موٹر میں بصورت جلوس روانہ ہوئے۔ ۳۰۔ ۳۱۔ ۱۔ مارچ اور یکم اپریل کو روزانہ آٹھ ہزار کے  
مجمع میں تبلیغی تقریریں۔ ان کی معتکفہ آراء و تقریروں کا فوری اثر یہ ہوا کہ اس بھرے مجمع میں ایک  
خاندانی شخص سید متاثر ہو کر کھڑا ہو گیا اور مذہب شیعہ اختیار کرنے کا اعلان کرتے ہوئے اپنی خاندانی  
مشکلات کا بھی تذکرہ کیا جس پر حاضرین نے وسعہ قلبی کیساتھ نقدی سے اس کی اعانت و امداد کی  
عالیجناب راجہ جمدی علی خان صاحب نے متعلقہ دار ریاست جن پور میں سلطان پور اور عالیجناب نواب  
آغا علی خان صاحب سیشل جسٹریٹ و ریش دریا آباد۔ الہ آباد نے اس اعانت میں سب سے زیادہ حصہ  
لیا (زندہ باوعلامہ عازمی) یکم اپریل ۱۲ بجے دوپہر کو جناب شمس العلماء ام فائدہ مع صوبائی سفر کے پنجاب  
پیل سے من الحیرہ اجعت فرمالا لاہور ہوئے +

نوٹ :- حسب روایت جناب صوبائی سفر فی الذعنے یہ رپورٹ درج کی گئی ہے +  
راشم :- آنریری سیکرٹری پنجاب شیعہ مشن۔ لاہور

## ایک ضروری اعلان

محکمہ شیعہ کے متفقہ برائے الہادیا شیعہ یتیم خانہ لکھنؤ کی مرتبہ ڈائریکٹری کے بچوں کے لحاظ سے  
اردغان عیدہ اعمال میدین وقتوائے مجتہدین حضرات مومنین بانگین کی خدمت میں روانہ کئے  
گئے تھے۔ مگر مکتوب الیہ کا فانیاتہ تبدیل ہو جانے کی وجہ سے تقریباً تین سو پکٹ واپس ہوئے جس  
کا باراتپ کے قومی ادارہ یتیم خانہ پر فیائدہ ہوا چونکہ عید الفطی کے موقع پر سالانہ کیلنڈر شائع کرنے کا  
فقد ہے۔ اس لئے مقامی دینیز پروجات کی انجمنوں کے سیکرٹری صاحبان و دیگر ممدو ان یتیم خانہ  
سے گزارش ہے۔ کہ ماہ ذیقعدہ کی ۱۰۔ ۱۱۔ ۱۲ تک جن حضرات کے پتے تبدیل ہو گئے ہوں۔  
ان مطلع فرمائیں تاکہ کیلنڈروں کی روانگی میں سہولت ہو۔ والسلام

خادم ایام (نواب مرزا) مرتضیٰ حسین خان  
آنریری سیکرٹری الہادیا شیعہ یتیم خانہ  
محکمہ کالمین لکھنؤ

## وصی رسولؐ

از چکیدہ کلک فہم آئمہ سید محمد اعجاز احمد رضوی اعجاز۔ متوطن قصبہ ہلوار ضلع ہستی رضا من منزل،



تو ایچ کائنات کی اور اتنی گردانی سے ملک عرب کے اس وقت کی حالت جسکو عرب کے زمانہ ہمالیت سے تعلق ہے۔ یہ حالت ہے کہ لغو و احماد کی نیز و نند ہو ایس چکر گشتن ایمان کو نیزہ قرار کر رہی ہیں۔ کفر و ادہام پرستی کا یہ عالم ہے کہ وہی سنگ جو کل تک سنگ راہ تھے آج مجبور فلاح بن بچے ہیں غلاب فطرت احتمال کر گزند ناکیا سیہ تو عامۃ الناس کے اشتغال روزمرہ کے حزیں ہیں لیکن ایسی ساعتوں میں بھی جبکہ کفر کی نیزگی سے روز روشن بھی شب تار ہو رہا تھا۔ عرب کے مبارک مطلع سے ایک ایسا ہر درخشاں طلع ہوتا ہے اور اس سے ایسا نور ماطع ہوتا ہے کہ جس سے سب کے ذرہ ذرہ میں نور و پیر و بیا کی چمک آجاتی ہے۔ اور نور ایمان کی بارش ہونے لگتی ہے۔ قوم گمراہ ہے کہ کبھی دشنام دینی ہے کبھی اس پر ظلم کا اطلاق کرتی ہے۔ مگر یہ خلق مجتہد ہا و جو دھما ب شدیدہ کے ان ہدایات سے خاف نہیں رہتا۔ ترا س کی صداقت کا نگین ٹوکوں کے قبول پر اس طرح مبٹھا شروع ہوتا ہے۔ کہ دیکھو! ہم لوگ ایذاؤں پر ایذا دیتے ہیں مگر سوائے ہند و نصرت سے باہر کر نیچے۔ کبھی حرف شکایت زبان تک نہیں لاتا۔ جس کچھ لوگ ایسے جو اس کے ہر قول فعل اور اس کی ہر نصیحت کو میرا نفعی پر تو لیتے ہیں مگر اس بعد بنا کے ہوئے قواعد و ضوابط کو کچھ کر لوں ایمان لانے ہیں (اشھد ان لا الہ الا اللہ محمد مرسل) الھم صل علی محمد و آل محمد \*

پھر اس برگزیدہ خدا کے فرمانوں کو سر و شپوں پر قبضہ دیتے ہیں۔ اس کے پسند پر اپنا جان شریں شمار کرنے کو تیار ہیں۔ بالآخر اس نتیجہ پر پہنچتے ہیں جس کا افکار و حدیث رسالت کے بعد ایمان کی تکمیل کا باعث ہو جاتا ہے۔ مگر جب ہم بھی اسی باب کے اس مقام پر پہنچتے ہیں جہاں غدیر غم کا سیاہ واقعہ مرے خلیں نمایاں نظر آتا ہے تو اس بزرگ لفظ کی اہمیت کی کچھ حد ہی نہیں رہتی۔ محبتینہ دل و روح حبیب کبرا محمد مصطفیٰؐ کے عہد مبارک کے آخری رچ کے فرائض ادا ہو چکے ہیں۔ قافلے واپس ہو کر مقام غدیر پر پہنچ گئے ہیں۔ لیکن محل وق خدا کے نازل ہونے پر ایک نماز تک نہ اقامت شام ہونے لگتا ہے۔ منادی ندا دیتا ہے۔ یا ایہا الناس! تم میں سے جو قافلے آگے نکل چکے ہیں۔ وہ بلائے جائیں اور جو پیچھے ہیں۔ ان کا انتظار کیا جائے۔ کیونکہ تم میں ہم لوگوں پر ایک ایسے اظہر وئی کا انکشاف کرنا چاہتا ہوں جس کے انجماء کے بعد گمراہیوں نے کار رسالت کو انجام ہی نہیں دیا۔ جس کو فلاح عام لینے کلام با غت نظام میں لوں ارشاد فرماتا ہے۔ یا ایہا المرسلین! اللہ اعلم وہ دشت پر خار و کھنڈ النہا تک پہنچتے ہوئے تنگ سی پیش ایک لکھ سی ہزار



مخلوق کا ہجوم اور اس میں پالان شہر کا ممبر ابر مر حلیہ پیاٹے وادی سبحان الذی انہی محمد مصطفیٰ لہا ارشاد ہوا۔ من کنت مولا فہذا علی مولا اسی پر بس نہیں۔ باب مدینہ العلم علی ابن ابی طالب کا مجمع عام میں اتنا بلند کیا کہ سفیدی زینبیل ظاہر ہوئی اس پر جو مجمع ملک یا علی بن ابی طالب کا نعرہ اور درگاہ عالم الیق املکت لکم فیہ لکم نعمتکم لکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دنیا کا سہرا تھے علی ہونا کیسا اہم واقعہ ہے جس پر ایک تحقیقی نظر ڈالنے کے بعد ہر مفسر نگار لکھتا ہے۔ لایب یا علی اور اس انجام ایزدی کے اختتام پر یوں پکارنے لگتا ہے۔ اشھلان امیر المؤمنین علیا ولی اللہ ولی رسول اللہ و خلیفتہ بلا خصل +

لہذا ثابت ہوا کہ حضرت علی علیہ السلام رسول خدا کے سچے موصی و جانشین ہیں +

فا غبار یا ا ولی لا یصل



## مذہب شیعہ

اس نام کی ایک کتاب حال ہی میں چھپ کر بغرض ریویو سماجے دفتر میں موصول ہوئی ہے جس میں مذہب شیعہ کے اصول و عقائد اور فروع اعمال پر تفصیلی بحث کی گئی ہے۔ اور دوسرے اسلامی فرقوں کے اصول اور فروع کا ان سے مقابلہ کرنے ہوئے ہر عقیدہ اور عمل پر خوب روشنی ڈالی ہے۔ اور بدلائل و براہین قاطعہ ثابت کیا ہے کہ تمام اسلامی فرقوں میں عقول مستحسن۔ جامع اور قابل عملیاد دنیا میں اور مہجرت خرت میں اگر کسی اسلامی فرقہ کے اصول و عقائد اور فروع اعمال کو وہ صرف مذہب شیعہ ہی دنیا میں ہے مضامین بہت دلچسپ و سادہ ہیں کہ یہ کتاب طباعت بھی دیدہ ریز ہے۔ کتاب قطع ۲۰×۲۶ صفحہ ۹۲ پر ختم ہے قیمت بجلد لاتی عمارت محمول علاوہ۔ کربلائی شیخ غلام علی صاحب شہید بہ منہج خواجہ بابک ایکسی مچی دو ازہ لاہور کے پتہ سے طلب کریں +

### ایمان با حلف

چند خوب کتب - اجماع نامی ہے حرم مجاز نامی ہے  
پیر محمد رسولی ہر دو ماضیہ لکھتے ہوئے شہر  
بزم فقہ ارفض ایضہ ہر دو ماضیہ لکھتے ہوئے شہر  
خدیج کوک شاعر ہر دو ماضیہ لکھتے ہوئے شہر

موجودین اسلامید - سے تین یوم تین نامزد ہوتا  
چہ تین جریان مقررہ تو اول ہی روزینا نور موی  
کے قیمت لکھتی کماں مرضیہ در پیٹھ ہے

پتہ لاہور

### ایمان با حلف

تعمیر اسم علم کے ذریعہ روح و دنیا کی حاجتیں سب  
اسان ہر ماضیہ لکھتے ہوئے شہر  
ضرورت میں ہر ماضیہ لکھتے ہوئے شہر  
پیر محمد رسولی ہر دو ماضیہ لکھتے ہوئے شہر  
خدیج کوک شاعر ہر دو ماضیہ لکھتے ہوئے شہر

ایمان با حلف نامی ہے چاندی و ناک کی کتاب  
آئے اس میں ہر ماضیہ لکھتے ہوئے شہر  
پیر محمد رسولی ہر دو ماضیہ لکھتے ہوئے شہر







عید نوروز عالم افروز کی خوشی میں

جھنڈا بھڑکائی گئی

مومنین کو انعام

جھنڈا بھڑکائی گئی

حضرات شیعیان علی کی خدمت میں التماس ہے ہم نے نوروز عالم افروز کی خوشی میں پانچ سو عدد پارسل مندرجہ ذیل کتب کے بنائے ہیں (۱) دعا و مفید الحجت معہ موعظی منتر جس کے ذریعہ دنیا کے ہر امیر غریب حکام عورت مرد آپ کے تابعدار ہو سکتے ہیں۔ قیمت اصلی ۵۰ روپے۔ مفتاح الغیب دل کی بات بتانے والی کتاب قیمت ۲۰ روپے۔ ناول پیر خور و سال قیمت ۴۰ روپے۔ حب اصلی قیمت ۴۰ روپے۔ طلسم حیرت بالصورہ جامہ جہش جس کو رسالہ الحافظ لاہور اور درجن سیالکوٹ نے ریویو کیا ہے۔ ۴۰ روپے۔ قیمت صرف ۲۰ روپے۔ یہ تمام کتب قیمت میں مبلغ پانچ سو روپے جو آج کی ہوئی ہیں۔ ان پانچ سو پارسل کریم نے مبلغ پچیس سو روپے انعام اس طرح سے تقسیم کیا ہے کہ پانچ پانچ روپے کے نوٹ پانچ پارسل میں رکھ دیئے ہیں اور اس پارسل کی قیمت ۱۰ روپے سے زائد نہیں ہے اگر آپ صرف ایک کتابوں کا پارسل ہی خرید کر اور اس میں محفوظ شدہ انعام سے فائدہ اٹھانا چاہتے ہیں۔ تو قیمت فی پارسل معہ محصول ڈاک ۴۰ روپے چارج کی جائے گی۔ ورنہ پانچ سو پارسل فروخت ہونے کے بعد ہر مبلغ ستر روپے کا انعام خریداروں کے نام نکالا جائے گا جس کے نام نکلے گا۔ بلا تامل بھیج دیا جائے گا۔ اس حالت میں حیرت فی پارسل ۴۰ روپے معہ محصول ڈاک چارج کی جائے گی۔ اور اپنی دستخطی رسید آپ کو دی جائیگی جس کے ذریعہ آپ بذریعہ عدالت انعام وصول کر سکتے ہیں۔ مومنین کو وضع ہو۔ یہ سہ نہیں ہے۔ نہ لائری ہے۔ نہ خواہی۔ نہ اس کے اندر گناہ ہے۔ تمام صاحبان جس کی نظر سے یہ اشتہار گزرے۔ فوراً آرڈر دیں۔ اس سے زیادہ کیا آپ کو اطمینان ہو سکتا ہے۔ کہ

اگر آپ کو خلاف اشتہار کوئی بات ثابت ہو فوراً اسی رسالہ

میں میری شکایت چھپوا دیں۔ اگر پارسل منگوانے پر کتب ناپسند ہیں اور انعام نہ لینا ہو تو قیمت واپس اگر پارسل سے انعام نہ نکلے۔ تب بھی آپ نقصان میں نہیں رہ سکتے۔ ہم کی کتب عام میں ملتی ہیں۔ یہ انعام صرف الحافظ کے خریداروں کے واسطے ہے (مگر آرڈر نہ دیں)

پی۔ اے جی اینڈ کو اٹنا عشری۔ نالونہ۔ ضلع سہارنپور۔



**ہندستان بھر میں سب سے زیادہ مقبول اور یادگار تصویر گھڑیاں**

**نیو ویٹن فمیلیئین ہائی کلاچ**

ان گھڑیوں کے ہر حصے خاص کارخانہ کے  
 حیثیت سے بنے جاتے ہیں گہرائی سال  
 جیت پروردہ خاص اور نیکو خدمت گزار

**زبانہ گھڑی پور پور**

سرسبز رنگ کی سورت کیلئے گھڑی  
 اندازہ ہوئی کہتا ہے گہرائی سال جیت پروردہ خاص  
 پھر ان کے ساتھ ہے گہرائی کی گھڑی اور کارخانہ

**یوسف خاں راولپنڈی**

اس گھڑی کا خاصہ یہ ہے کہ  
 چالی آٹھ ہزار گہرائی ہے کہیں چاندی کا ہے  
 گہرائی سال جیت پروردہ خاص اور نیکو خدمت گزار

**نیو ویٹن فمیلیئین ہائی کلاچ**

یوسف خاں راولپنڈی  
 پانچ سو گہرائی سال جیت پروردہ خاص  
 پھر ان کے ساتھ ہے گہرائی کی گھڑی اور کارخانہ




برکاش نیمیریس لاہوریس باتام ایم (امجد اللہ دیر نسر و پیشہ جیکر و خراہ لفظا فنی غانہ لاہورے شعلی کہ







رسالہ  
۲

۱۸۲۱  
صبر و ایل

۱۸۲۱  
صبر و ایل

واللہ خلیفہ افظا و ہوت الخیر

# الفاظ

فقہ شیعہ کا نہجی و رعی مافوق رسالہ

زیر حایت

شمس العلماء سرکار مجتہ الاسلام علامہ حلی مجتہد ظلہ

مدیر

فاکسار ایم ایم عبد اللہ



قیمت فی پرچہ  
صاف چار آنے

المحفوظ

قیمت سالانہ  
دو روپے آٹھ آنے

جلد ششم ۱۱ ماہ ستمبر ۱۹۲۳ء مطابق ربیع الاول ۱۳۴۲ھ ۱۱ مئی ۱۹۲۳ء

## باب الفتاویٰ

سوال :- ارتداد فرمائیں کہ آیا جھوٹی شہادت کسی حالت میں بھی شرعاً ہو سکتی ہے یا نہیں ؟  
الجواب :- قرآن کریم میں شہادت کے متعلق صریح حکم و ہدایت ہے کیا ایسا الذین منکم لو اقاموا من باعۃ  
شہداء لصلو علی نفسکما ولوالدین والاقربیین من بکن عیلاً و فقیہاً قالوا ولما یصلوا فلیذبحوا  
الحول لکن بعد علی بن فلوذ الذین لعلہ اکان لہ کان یالقولون جیہ ایمنہ انہ ایمان والو ہوا و نہت  
تایم رہنے والے انصاف پیر خداوند گواہی دینے والے صرف خدا کے واسطے چند وہ شہادت خود تمہارے  
انفوس یا تمہارے والدین اور سے بہت قریبی بیویوں کے مخالفت پر اگر وہ شخص جس کے لئے شہادت نص  
یا حد پہنچائی ہے غیبی یا غیر ہو تو تم اس کا لحاظ نہ کرو اسلئے کہ خدا اولیٰ ہے انکے ساتھ پس یہ وی کو تم  
خوہش نفس نہ کہ تم عدل کرو اور اگر تم ادا کے شہادت کو مال جاؤ گے یا اس میں ضرر ہوگا تو ضرر خدا  
اس چیز سے بہت کم کرتا ہو گا کہ ہے پس اس آیت مجیدہ سے عیاں ہے کہ کسی امیر و فقیر کی رایت شہادت  
میں نہ ہونی چاہئے کافی حکمی میں امام باقر علیہ السلام سے نقول ہے کہ فرمایا آنحضرت نے کہ کوئی شخص  
ایسا اس لئے کہ جھوٹی شہادت نہ دے کسی طمان کمال پر اسلئے کہ اسکو قطع کرنے کے حجاب یہ ہے کہ تحقیق مالک اسکی  
شہادت سے پیشمال و مکت ہو رہا ہے تو خدا کا حکم دیکھو اس شخص کیلئے اسی جائز ایک نام اسے تو تم یہ اصل  
کرینا کہ کیا عقاب اعمال میں حضور حق پر تو جہاد نہ وہی ہے کہ جو خدا جھوٹی شہادت دے کسی طمان یا دینی  
پر کسی شخص پر تو وہ لگا دیا جائے اپنی زبان سے بروی قیامت اور دوزخ کے سب سے بڑے شالے طبقہ  
(فوالذین لا یستغفرون الذین ہو کا ساتھ نہ انھوں کے ۔

سوال :- کیا کسی حالت میں جھوٹی قسم کھانا بھی جائز ہے یا نہیں ؟  
الجواب :- قسم کی نشو و نما ان غریبہ کتبہ و وجہ کے بتی قسم کھانا بھی شرعاً جائز نہیں ہے ۔ اور  
معاذ اللہ جھوٹی قسم کھانا تو عین ظلم ہے قرآن کریم میں ہے ۔ ولا تجملوا اللہ عرضہ لایسا نام بیحد خدا تعالیٰ  
کو اپنی قسموں کا ہدف بناؤ کتابت لا یخفیہ میں صادق آل محمد علیہم السلام سے تو اس سے کہ نہ خداوند کی  
بیکہ فریختے ہو اور نہ کائنات میں کفر ہوئے جو اسی کتابت یہ بدعت بھی مرقوم ہے کہ جو شخص خدا کی جھوٹی قسم  
کھائے وہ کافر ہو جائے اور جو شخص اپنے دوزخ کی جتنی قسم کھائے کھائی نہیں رہے یہ فیہ خاتم النبیین  
صلی اللہ علیہ وسلم

# شذرات

## انتقال پُرطال

یہ خبر نہایت رنج و ملال سے مبنی جائیگی کہ ہمارے قوم کے غلصہ رکن مایہ نواب سید کلب عباس صاحب ایڈووکیٹ رائے پورلی کی سلیڈ سبیل سے یوناناب سید حیدر محمدی صاحب ایڈووکیٹ لکھنؤ کی تصدیق ہمیشہ ہمیں - بعارضہ وق ۱۶ - آگست ۱۹۳۷ء کو انتقال فرمایا۔ انا اللہ۔ وانا الیہ راجعون ہمیں اس سانحہ کبریٰ اور حادثہ جاگہ میں دونوں بزرگوں سے دلی ہمدردی ہے۔ باری تعالیٰ بصدق الہیت محسوبین مرحومہ کو جوار سیدہ خاتون میں جگہ عطا فرمائے۔ اور دونوں ندمت بزرگوں کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

## تقریبات

رسالہ جوازِ تعزیم <sup>۱۱</sup> میں کا مضمون نامہ سے ہی نام برہ۔ قابلِ یاد رسالہ ہے۔ اسے مختلف پشاپوری سے زبردست دلائل سے لکھا ہے۔ اور جناب مولانا سید محمد الیاس صاحب رضوی جارچوی نے سلسلہ عزاکا اٹھواں رسالہ شائع کیا ہے۔ کوچہ روحِ اندھاں دہلی سے مفت مل سکتا ہے۔

رسالہ مجالسِ حسین <sup>۱۲</sup> مؤلفہ ذاکرہ علیہ رسول اقبالین جناب سیدہ عترت حسین صاحبہ رضوی شائع ہو رہی ہے۔ جو مذکورہ پتہ سے مفت دستیاب ہو سکتا ہے۔

رسالہ تصویرِ مظالم <sup>۱۳</sup> یہ رسالہ سلسلہ عزاکا تبلیغی نمبر ہے۔ جو جناب مولانا مولوی سید محمد الیاس صاحب رضوی جارچوی زید فضلہ کے زوقِ قلم کا ترجمہ ہے۔ آپ نے اس رسالہ میں ظلم کے چالیس ایسے ظلم مدلل ثابت کئے ہیں کہ ذاتِ الہیت <sup>۱۴</sup> کے سوا بقیہ بھی پہاڑوں کے ان ظلموں اور ستموں کے تحمل نہیں ہو سکتے۔ یہ رسالہ بھی مذکورہ پتہ سے مفت دستیاب ہوگا۔ صرف اس کے لکٹ بھیج کر یہ مینوں برسوں سے مفت طلب کریں۔

# خلافت جناب امیرؑ

## باستدلال حدیث

نمبر دا، ا

اذا فادات

حضور خجہ الاسلام حج الاعلام فخر الحیدین صدیق سرین سمن العالی علامہ حیدری صاحب جلد دوم الحمد للہ اقبالہ  
محققین کی خدمت میں گزارش ہے کہ بمقام غدیر خم استدلال و باوی اہل نبی علیہ السلام علیہ السلام  
نے امیر المومنین امام المتقین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی خلافت - امامت اور وصایت کی تبلیغ اور  
تشریح کرتے ہوئے لوگوں کے سامنے پیش کیا تھا۔ مگر اس مرتبہ بخش بہجت افرواد واقعہ کو بیان کرتے ہیں  
پہلے تمہید کے طور پر آپ کی خدمت میں ایک نہایت ضروری گزارش کرنا چاہتا ہوں تاہم یہ ہے کہ آپ  
فطریق سے اس میں خود فرما کر کسی مفید نتیجہ کی آسانی سے پہنچ سکیں گے۔ وہ یہ ہے کہ حضرت آدمؑ  
سے لیکر خاتم الصلعم تک جس قدر انبیاء گزرے ہیں۔ ان کے نائب۔ ان کے خلیفہ ان کے وصی یا اجماع  
سے مقرر ہوئے ہیں یا نقص سے۔ نبیوں کے عقیدہ کے مطابق اگر اہل ہات سے مقرر ہوئے ہیں۔ پھر تو  
خلفاء ثلاثہ کی خلافت اجماعیہ برقی۔ اور شیعوں کا عقیدہ خلافت باطل ہوگا۔ اور اگر کسی پیغمبر کا خلیفہ  
اجماع سے مقرر نہیں ہوا ہے تو یہ کوئی وجہ نہیں صحت محمد روال اللہ صلعم کا خلیفہ تمام نبیوں کی سنت  
اور طریقہ مجریہ کے خلاف کیوں صحیح مان لیا جائے۔ اس بناء پر لانا شیعوں کا عقیدہ برقی اور اجماعی  
خلافت باطل قرار پائے گی۔ اسی غرض سے خلفاء و انبیاء سلف کا تقرر کتب مقبرہ اہلسنت سے پہلے  
میں پیش کرتا ہوں۔ غور سے سمجھنا۔

دوست حضرت آدم صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب شیث

آدم علیہ السلام کے خلیفہ کا تقرر

بہت افسانہ فزندہ کر اپنا خلیفہ اور وصی خود مقرر

کیا ہے جیسا کہ کتاب روضۃ اعداء مطبوعہ نوکلستو صید تولیہ میں ہے کہ "شیث را کہ قتل و اہل  
فرندان بود وصی و ولید خویش ساختہ برایشان والی گردانید"

قائم کمال مطبوعہ طبع ذات التحریر صید تولیہ ص ۱۱۱ میں علامہ ابن اثیر نے بھی ایسا ہی کتب  
ہے کہ "وہو وصی آدم" کہ وہی شیث "وہو کہ وصی مقرر ہوا" تاہم ابن ابی اور وی مطبوعہ طبع و بیہ ص ۹۴  
کوئی نہ تسلط فرمائیں۔ اس میں بھی ایسا ہی مرقوم ہے۔

## ثبث کے وحی کا تقرر

اس طرح حضرت ثبثؓ نے بھی اپنے فرزند حضرت انوش کو اپنا خلیفہ وحی اور ولیعہد خود ہی مقرر فرمایا جیسا کہ تاہریمؓ کا مکمل

مطبوعہ مصر جلد اول منہ میں علامہ ابن اثیر نے لکھا ہے۔ ان شیاں امام جن ابوحی الی ابنہ انوش وصات۔ انتھی بلفظہ۔ یعنی جس وقت حضرت ثبثؓ بیمار ہوئے تو وحی کیا اپنے بیٹے انوش کو اور انتقال فرمایا اسی طرح روضۃ الصفا مطبوعہ نوکشتور جلد اول منہ میں مرقوم ہے۔ وہوں ثبثؓ را حکام حلت نزدیک آمد انوش را وحی گردانیدہ زمان صل وعقد اور بنی آدم را دوزخہ کفایت اونداد۔ انتھی بلفظہ

حضرت انوش کے وحی کا تقرر

مطبوعہ مصر جلد اول منہ میں علامہ ابن اثیر نے لکھا ہے کہ والید الوصیۃ یعنی انوش نے قینانؓ اپنے بیٹے کی خلافت اور وصایت کی طرف وصیت کی روضۃ الصفا مطبوعہ نوکشتور جلد اول منہ میں مرقوم ہے کہ قینان بن انوش بنابر وصیت پدر ریاست بنی آدم تعلق بدو گرفت۔ انتھی بلفظہ

حضرت قینان کے وحی کا تقرر

وحی مقرر کیا جیسا کہ تاہریمؓ کا مکمل مطبوعہ مصر جلد اول منہ میں مرقوم ہے۔ وولد قینان مہلائیل۔ اولاً لکھنا مع والیہ الوصیۃ۔ یعنی قینان کے بیٹے مہلائیل تھے۔ اور ان کیساتھ اور بہت سی اولاد تھی اور وصیت انہیں مہلائیل کی طرف تھی۔ روضۃ الصفا مطبوعہ نوکشتور جلد اول منہ میں ہے۔ مہلائیل بن قینان بموجب اشارت پدر حکومت عالمیان بدو قرار گرفت۔ انتھی بلفظہ

حضرت مہلائیل کے وحی کا تقرر

ابن اثیر نے لکھا ہے۔ وولدہ مہلائیل یرد وحوالیدہ ولفرا معہ والید الوصیۃ یعنی مہلائیل کے بیٹے یرد تھے اور ان کو یار بھی کہتے تھے اور بھی بیٹے تھے۔ مگر وصیت انہیں یرد کی طرف تھی۔

حضرت یرد کے وحی کا تقرر

اسی طرح حضرت یرد نے حضرت ادیسؓ کو اپنا خلیفہ وحی خود مقرر کیا جیسا کہ تاہریمؓ کا مکمل مطبوعہ مصر جلد اول منہ میں مرقوم ہے۔ وولد یرد حو وحوادریں الذی ولفرا معہ والید الوصیۃ یعنی یرد کے فرزند حو تھے۔ اور انہیں کا نام ادیسؓ پر رکھا اور بیٹے بھی تھے۔ مگر وصیت ادیسؓ ہی کی طرف تھی۔

حضرت ادیس کے وحی کا تقرر

ابن اثیر نے لکھا ہے۔ وولد ادیس حو وحوادریں الذی ولفرا معہ والید الوصیۃ یعنی ادیس کے فرزند حو تھے۔ اور انہیں کا نام ادیسؓ پر رکھا اور بیٹے بھی تھے۔ مگر وصیت ادیسؓ ہی کی طرف تھی۔

میں اسی طرح پرکھتا ہے۔ ولد خلیج متوطن و فرامہ واجب الوصیت انتہی بلفظ یعنی خلیج جلدیکہ کے نام سے مشہور ہے۔ کے بیٹے متشلخ تھے اور وہی بیٹے تھے۔ مگر انہیں متشلخ کی طرف وصیت تھی۔ اور اسی کتاب کے ۲۲ میں ہے۔ فاش بعد ما ولد متشلخ ثلاثا سندہ ثم رفعوا متشلخ حنوخ صلی امر و ولدہ و امر اللہ یعنی اس دنیا میں پہلے اور میں بعد پیدائش متشلخ کے تین سو برس بعد اس کے اٹھ گئے آسمان پر اور نہ کیا اس میں متشلخ کو حنوخ یعنی ادیس نے اپنی اولاد کے امور میں اور خدا کے امور میں۔

**حضرت متشلخ کے وہی کا تقرر** | جناب متشلخ نے بھی اپنے فرزند ایک کو خود اپنا وہی اور خلیفہ مقرر کیا۔ جیسا کہ تاریخ کامل کے صفحہ ۱۰۲ میں

مرقوم ہے۔ فلما عاش متوطن تسعا لثمان سنہ و سبعا و عشرين سنہ ثم مات و اوصی الی ابنہ ملک کان ملک بلفظ قومہ انتہی بلفظ یعنی جناب متشلخ کی عمر نو سو تیس برس کی ہوئی۔ بعد اس کے انتقال کیا اور اپنے بیٹے ملک کو وہی کیا۔ پس ملک اپنی قوم کو وعاظ کرتے تھے۔ (روایع) ہو کہ یہ ایک حضرت نوح علیہ السلام کے والد ہیں اور ان کو ملک اور لاح بھی کہتے ہیں)

**حضرت نوح کے وہی کا تقرر** | جناب نوح علیہ السلام نے حضرت سام اپنے بڑے بیٹے کو خلیفہ اور وہی خود مقرر کیا ہے چنانچہ تاریخ کامل

نکار ۲۳ میں مرقوم ہے۔ لما حضرت نوحا الوفا فیہ لثلیف ساریت الدنیا قال کعبت لسا بان دخلت من احدیما و خرجت من الاخر و اوصی الی ابنہ سام و کان اکبر ولدہ انتہی بلفظ یعنی جس وقت حضرت نوح وفات پانے لگے۔ تو کسی نے پوچھا کہ آپ نے دنیا کو کیسا دیکھا۔ فرمایا ایک ایسے گھر کی مانند پایا جس کے دو دروازے ہوں۔ داخل مجھ میں ایک دروازہ ہے اور نکل گیا دوسرے دروازے سے۔ اور وہی کیا آپ نے اپنے فرزند حضرت سام کو مقرر کیا ہے۔ بڑے (زند تھے) روفتہ الصفا۔ مطبوعہ نوکشتور بلدا قبل مسلک میں ہے کہ سام بن نوح اچھا راضیاء منزل است و حضرت نوح چوں اور از دیگر فرزندان بوفد خرد مندی و کمال ایمندی و کثرت داخل و دست تمام و صلاحیت نفس و نجابت ذات شستہ و ممتاز یافت سرب و بیدری و خلعت بد و تقویٰ خرمود و اسرار و غوامض ریالت باحس و زیلمان نہاد و سائر اولاد بجا بعت او وصیت کرد انتہی بلفظ

**حضرت ابراہیم کے وہی کا تقرر** | دیکھو یاد رکھنا کہ جناب خلیل اللہ علیہ السلام نے بھی اپنے بیٹے اسحاق کو خود و امجد اور خلیفہ کیا

جیسا کہ روضۃ الصفا مطبوعہ نوکشتور بلدا قبل مسلک میں یوں مرقوم ہے۔ چوں باری تعالیٰ نعمتہا سے دینی و دنیوی ریازت تمام و تمام اہل انعام و انفا اس و جبارۃ کو تمیل رسانیدنا بعض ارجح ہوتا



فرزند و گھنت اگر اجابت فرما لیں چاک اور اقبس کن والا بھتام خود باز گرد ملک الہیت سے متعلق فرمایا  
بہ عیسٰی اور حاتم گشت و صورت و اخلاص و حسن داشت۔ ابراہیم ملتے در میان نہاد و میعادے تعین فرمود و گفت  
بعض بہات دینی و دنیوی اگر سر انجام آں دہ نظر بصیرت از منویات بود مشول شد اسحاق مادر و یار شام  
و لیہد خلیفہ گردانید۔

شام میں و لیہد اس کو مقرر کرنے کی اس لئے تخصیص ہوئی کہ عرب میں جناب اسماعیل فرزند اکبر  
کو خلیفہ اور قرار دے چکے تھے۔

**حضرت اسماعیل کے وصی کا تقرر** حضرت اسماعیل علیہ السلام نے اپنے فرزند قیدار کو  
خود اپنا خلیفہ وصی اور ولی عہد مقرر کیا ہے جیسا کہ

روفتہ الصغار مذکورہ مسلک میں مرقوم ہے۔ چو اسماعیل و آخرا یام حیات خویش اثار شیب و ضعف مشاہدہ  
فرمود قیدار را وصی و لیہد خویش گردانید۔ انتہی بلفظ

**حضرت اسحاق کے وصی کا تقرر** حضرت اسحاق نے حضرت یعقوب کو خود اپنا  
ولی عہد مقرر کیا ہے۔ اس ولی عہد کے تقرر کے

متعلق نئیوں نے عجیب و غریب فقہہ اپنی توحیح میں درج کیا ہے جس وقت کے خیال سے میں سفارش  
کرتا ہوں کہ روفتہ الصغار مذکورہ کے مصلحت کو آپ ضرور ملاحظہ فرمائیں گے۔

**حضرت یعقوب کے وصی کا تقرر** اسی طرح جناب یعقوب علیہ السلام نے بھی  
اپنے بیٹے یوسف کو خود ہی اپنا خلیفہ وصی اور

ولی عہد مقرر کیا ہے۔ چنانچہ روفتہ الصغار مذکورہ کے مشہد میں مرقوم ہے۔ چوں اسرائیل دانست کہ از  
دست عمر اہل پائے فرا و بجل فزاد منو نیت فرزندان خود را غواندہ شرایط وصیت بجا آورد و یوسف  
را وصی و ولی عہد خود گردانید۔ انتہی بلفظ

**حضرت یوسف کے وصی کا تقرر** جناب یوسف علیہ السلام نے بھی اپنے فرزند حوٹ کو اپنا  
وصی اور ولی عہد کیا جیسا کہ نایم کامل محبوب و مہر

جلد اول کے مشہد میں علامہ ابن افر نے لکھا ہے اس عہد یوسف کان ثلاثا و تسعین سنۃ اوصلی  
عند و تکالی ان حوٹ۔ انتہی بلفظ۔ یعنی حضرت یوسف کی عمر زانوے برس کی پہنچی۔ اور اپنی وفات  
کے وقت اپنے فرزند حوٹ کو اپنا وصی اور ولی عہد کیا۔ روفتہ الصغار مذکورہ کے صفحہ ۳۷ میں ہے۔ و آخرا یام  
حیات و قریب وفات حوٹ را کہ ارشد اولاد اورد و وصی و ولی عہد خویش گردانید۔ انتہی بلفظ

**حضرت موسیٰ کلیم کے وصی کا تقرر** جناب موسیٰ علیہ السلام نے اپنے چھوٹے بھائی ہارون کو  
خلیفہ اور جانشین مقرر کیا ہے جیسا کہ روفتہ الصغار

مذکور کے مصرع میں مرقوم ہے۔ وچوں مصلح روزِ شہتر کہ عزمِ نیاں بود دلِ شد حضرت موسیٰؑ کیوں رطلب کردہ ملامت و خلافت خود را بد و تقویٰ فرمودہ آلِ فضل را بحسب و مصلحت دیں دلِ او بیلنا بعد یلین مقرر کرنا نیت انتہی بلطف چونکہ جنابِ اردن کا انتقال موسیٰ کے سامنے ہو گیا تھا۔ لہذا موسیٰ نے حضرت یوشع بن نونؑ کو قریب وفات اپنا خلیفہ اور ولی عہد مقرر کیا جیسا کہ رؤفۃ الصفاؑ مذکور جلد اول صفحہ ۱۷ میں مرقوم ہے کہ در روزِ مفقہم اور قوم را احضار کردہ مجلسِ عظیم ساخت و یوشعؑ را خلیفہ و وصی کرانید۔ انتہی بلطف (اور میرے کانام ہے۔ اور میرے کنی ساویں تاریخ کو موسیٰ نے یوشعؑ کو اپنا خلیفہ مقرر کیا۔

**حضرت کالب کے وصی کا تقرر** حضرت کالب بن یوقنا نے اپنے فرزند بوساموس کو خود اپنا خلیفہ اور ولی عہد کیا۔ جیسا کہ رؤفۃ الصفاؑ

مذکور کے صفحہ ۱۷ میں مرقوم ہے۔ وچوں ملامت اقبال مشاہدہ فرمود بوساموس پسر خود را خلافت دادہ و ودیعت بیات بمنہ خدائے اہل سپردہ گوہر زندگانی تسلیم قابض اراح نمود۔ انتہی بلطف

**حضرت الیاس کے وصی کا تقرر** جناب الیاسؑ نے بھی ایسے کو اپنا وصی خلیفہ اور ولی عہد خود مقرر کیا جیسا کہ رؤفۃ الصفاؑ مذکور کے

صفحہ ۱۷ میں ہے۔ والیاس پاتھے در رکاب اور دہ البس را خلافت خود وصیت کرد۔ انتہی بلطف حضرت البسؑ کے وصی کا تقرر جناب البسؑ نے ذوالکفل کو خود اپنا خلیفہ اور وصی کیا۔ جیسا کہ رؤفۃ الصفاؑ کے صفحہ ۱۷ میں ہے۔ ذوالکفل را

طلب فرمودہ خلافت داد و روح نازنین بحضرت رب العالمین فرستاد۔ انتہی بلطف حضرت داؤد کے وصی کا تقرر جناب داؤد علیہ السلام نے بھی اپنے فرزند سلیمان کو خود اپنا خلیفہ اور وصی کیا۔ آیت و در سلیمان

داؤد اس پر گواہ ہے۔

**حضرت عیسیٰ کے وصی کا تقرر** جناب عیسیٰ علیہ السلام نے شمعون کو خود اپنا خلیفہ اور ولی عہد کیا جیسا کہ رؤفۃ الصفاؑ کے صفحہ ۱۷ میں ہے۔ از جملہ

وعلیائے عیسیٰ یکتاں بود کہ خدائے تعالیٰ امر فرمودہ است کہ شمعون را بر شما خلیفہ گردانم و حواریان خلافت و سقیل کردند۔ انتہی بلطف

**پیغمبر اسلام علیہ وآلہ السلام کے وصی کا تقرر** حضراتِ من لیا آپؐ کے ہاں قرار دے

جب سب انبیاء و علیہم السلام اپنا خلیفہ وصی اور ولی عہد مقرر کرتے چلتے تھے۔ تو کیونکر ممکن تھا کہ پیغمبر اسلامؐ کے وصی کا تقرر نہ تھا اور نہ ہی انبیاء کے مخالف امت غیر معصومہ کے سچے و کھلم کھلا کہ

و کسی موافق یا منافق اپنے مغیرہ طلب میں کو بھی جاسیں خلیفہ مقرر کر دینے۔ لہذا اسی سنت اللہ کے مطابق جو یہ نفس و لہو تھیں لہذا لہذا تہذیب و تمدن کے لیے جو کچھ ممکن ہو سکتا ہے وہی بہترین و بہتر ہے۔ امام بھی انبیاء و سلف کی مانند اپنا خلیفہ وہی اور وہی بعد خود مقرر کرنے کے لئے زمانہ وفات کے قریب خدا کی طرف سے مقرر ہوتے ہیں۔ اسی مطلب کو کسی شاعر نے اس نظر میں ادا کیا ہے۔

قبل تعیین وصی و وزیر حد ترے وفات نبی و ہجو  
یعنی وصی اور وزیر کے مقرر کرنے سے پہلے کہا تم نے دیکھا ہے کسی نبی کو کہ وہ فوت ہو گیا ہو یا ہجرت کر گیا ہو (کبھی نہیں)

مزید دو متون اس سجدہ کو کہ آں اں والہ میں اسی غرض کی نگین جلال ہیں کہ بجا ہوتا ہوں اور اس نقطہ کو فہماری آنکھوں کے سامنے پڑتی کہ وہ اچھا کہ مغیرہ اسلام نے اپنے بھائی امیر المؤمنین امام حسین علیہ السلام علی ابن ابی طالب کو نہ مقرر کیا۔ نہ اللہ کے مطابق جس شخص کو تاریخ اور سلطان اپنا خلیفہ بھی اور عبادتیں مقرر کیا ہے۔ اور مقرر کرنے کے لیے کہا کچھ بہت کم اور انتظام کے لئے گئے اور اس کا کیا انجام ہوا۔ حضرات! انوب یاد رکھو کہ سنی شیعوں میں سب سے زیادہ ماہر الزماں نہ کہ ان کے علاوہ شیعہ خلافت اور امامت کا ہے جس قدر اس مسئلہ میں طبع آزمائیاں ہوتی ہیں۔ وہ جدا جدا صورت خالق ہیں ہزاروں مرتبہ مناظرے ہوئے اور ہزاروں کتابیں اس موضوع پر تصنیف ہوئیں جس کا خلاصہ انہی نتیجہ ہوا کہ صرف ہندوستان میں شیعوں کی تعداد دو کروڑ سے زیادہ تک پہنچ چکی ہے جس سے مسلمانوں کا طبقہ شیعوں کی اس غیر معمولی ترقی کو دیکھ کر کباب کی طرح کر ٹیں بدل کر لال پیتے ہوئے ہیں لیکن قدرت ان کا ساتھ دے رہی ہے۔ اور یہ خلدن فی دین اللہ اوجا کا نظارہ دینا دیکھ رہی ہے۔

اصل بات یہ ہے کہ جن لوگوں نے حقیقت نبوت و رسالت ہی کو نہیں پہچانا وہ حقیقت امامت و حقیقت خلافت کو کیا پہچانتے ہیں وہ ہے کہ سب جہاں منصب امامت و خلافت سے اس کو معزول کر دیا۔ چلو چھٹی ہوئی۔ مابین و ثما سلامت۔

مگر شیعہ فرقہ امامت اور خلافت کو بھی نبوت اور رسالت کی طرح مخصوص من اللہ جانتے ہیں۔ وہ خدای کے مقرر کئے ہوئے نبی اور امام کو بغیر اور بھی خلیفہ مانتے ہیں۔ لہذا نہ بے عمل کا انکو اختیار حاصل نہیں ہے۔ نفس خلافت کے متعلق قرآن مطلق ہے۔ قوله تعالیٰ فاذا دعوتہ نصب والی مدیک فاعرف

۱۔ ابھی عرصہ نہیں گزرا۔ کہ سلطان ترکی عبدالحمید خان کو خلیفہ۔ خدا بنا یا گیا تھا اور بہت جلد (بیک مینی دو گوشت) خلافت خود ساختہ سے معزول کئے گئے۔ اسی طرح سلطان محمد خاتمس وغیرہ وغیرہ

پتہ ۱۹ سورج النشراح یعنی (اے محمد صلوات اللہ علیہ وسلم) جبکہ تم تمام احکام دین کی تبلیغ سے فارغ ہو گئے۔ تو پھر مقررہ طور پر رخصت کرو اس کے بجائے پروردگار کی طرف رخصت کرو یہ بات عاف بارہی ہے کہ دین حق کی سب باتوں سے فراغت پانے کے بعد کسی کو اپنا نائب مقرر کرنے کے لئے پیغمبر اسلام کو خدا سے حکم دیا ہے۔ پھر کہہ کر ممکن ہے کہ حکم ہونے پر پیغمبر اسلام علیہ وآلہ اسلام اس کی تبلیغ نہ کرے۔ مقررہ تبلیغ کی امداد علیہ السلام ابی طالب اپنے بعد کے لئے اپنی جگہ رخصت کر دیا یہ حدیث اکابرہ بقرہ: ۱۲۹ علیہ السلام سے اسی آیت کے ذیل میں مودی ہے کہ فاذا فرغت فالنصب علمک واعلم وصابک فاعلم فمضی علیہ السلام۔ فقال صلوات اللہ علیہ وسلم۔ مولاہ فعلی مولاہ یعنی اے محمد جبکہ تم تمام کاموں سے فارغ ہو چکے تو اپنا علم نائب مقرر کر دو اور اپنے وصی اور جانشین کا اعلان کر دو۔ یہیں غلطی طور پر اس کی فہمیت سے لوگوں کو وہاں غلطی کی گئی۔ البتہ اس طریقہ پر تفسیر فی الجمع الجہان میں اس کے متعلق حاشیہ میں مذکور ہے۔

بہر حال حکم نوکب اجمال کی صورت میں ہے۔ بارہ ہو چکا تھا جس میں پوری توضیح نہیں لگی تھی اس کے بعد تب بغیر کافہ کی طرف رغبت اور وصال کا وقت بہت قریب پہنچ گیا۔ کونفب خلیفہ کے متعلق وضاحت کے ساتھ بطور نص اور دو مرتبہ انکم نازل ہوا۔ بایں اہل اہل دل ملخصاً انزل الہام من ربک قال تم فعل فاما بعد رسالہ واللہ بعصمک من الناس پ ۴۷ یعنی اے رسول! پیچھا دے جو کچھ اتیری طرف نازل کیا گیا ہے تیرے رب کی طرف سے۔ پس اگر تم نے یہ حکم نہ پہنچایا (تو سمجھا: بیگانہ) کہ نہ خدا کا کوئی پیغام بھی نہیں پہنچایا اور ائمہ تقیم کو لوگوں (کے شر) سے محفوظ رکھنا۔

بعد اس میں غور کیا آپ نے۔ وہ ایسا کونسا حکم تھا جس کے نہ کرنے پر اس قدر شدید عتاب نازل ہوا  
برایق اور سابق امت سے ثابت ہے کہ اس حکم سے پہلے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم رسالت کرتے رہے ہیں جس پر  
خاصیت رسالہ شامد ہے۔ اگر پہلے تبلیغ رسالت نہ کی ہوتی تو پھر یہ ارشاد نہ ہوتا کہ اس حکم کے نہ پہنچانے  
کی وجہ سے پہلی رسالت نجرانہ دیکھائے گی۔ مزید یہاں یہ بات ضرور مددینگی ہے۔ اگر اس سے پہلے حکم ملاؤ ہوتا  
تو پھر یہ آیت کی ہوتی چاہئے تھی یا مدنی بہر حال قابلِ غور بات اب یہ ہے کہ تفسیر نو پسٹ۔ موٹ ہوتے  
ہی پہلے پہل تبلیغ اُردی تھی۔ احکام نبوت و احادیث و رسوم مسلوۃ قرآن اور زکوٰۃ و صلا و حرام و نواہب و حلال  
سبھی کچھ حضرت توحید کے بعد تبلیغ کر پائے تھے۔ اب آخر امت ایسا کو فرما اہم امر باقی رہ گیا تھا کہ اس  
آیت کی تبلیغ نہ ہونے پر ساری رسالت بیکار ہوتی رہتی ہے۔ اس امر کی اہمیت جس قدر کہ اس آیت سے  
ثابت ہوتی ہے۔ وہ ناظرِ مقررہ مت مخفی نہیں کہ اس کے سوا اور کسی حکم تبلیغ کے متعلق ایسا سخت  
عذاب وارد نہیں ہوا ہے۔

فریقین کی تقابلیہ عقیدہ سے یہ ثابت ہے کہ آیت مذکورہ میں ولایت و امامت اور خلافت و حاکمیت  
عربی ابن ابی طالب کی تبلیغ مراد ہے۔

وہ منشا سر جلد دوم طبع و مصروف سطرہ میں امام جلال الدین سیوطی لکھتا ہے۔ اسی کا تذکرہ  
میں طرہ خروج ابن ابی حاتم و ابن مردودہ میں ص ۱۸۰ عن ابی سعید الخدری قال خزلت هذه الاية  
يا ايها السيل بلغ ما انزل اليك من ربك على رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم غدير خم في حلي بن الخطاب  
يعني ابن ابی حاتم ابن مردودہ اور ابن مسکون نے ابو سعید خدری سے روایت کی ہے کہ یہ آیت یا ایہا السیل  
بلغ فیہم اسلام یہ غدير خم کے روز علی ابن ابی طالب کے متعلق نازل ہوئی ہے۔

ایضاً صفحہ ۳۹۰ میں ہے۔ واخرج ابن مردويه عن ابن مسعود قال كنا نقرأ على عهد رسول الله صلعم يا ايها الرسول بلغ ما انزل اليك من ربك ان عليا مولى للمؤمنين ولان لم تفعل فما بلغت رسالته والله اعلمكم من الناس يعني ابن مردويه نے ابن مسعود سے اخراج کیا ہے کہ پیغمبر اسلام علیہ السلام کے عہد اور زمانہ میں ہم اس آیت کی یوں قرائت کیا کرتے تھے کہ یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک ان علیاً مولی المؤمنین فان لم تفعل الخ یعنی اس پیغمبر صلعم پہنچا دے جو کہ تیری طرف نازل کیا گیا ہے کہ تحقیق علی مولیٰ یعنی متولی امور ہے سب مؤمنین کا پس یہ حکم اگر تم نے نہ پہنچایا تو پھر جس قدر تم نے اس وقت تک تبلیغ کی ہے کچھ بھی بھول نہ دیا جائیگی۔

اخرجہ الواحد حبی فی تفسیرہ والمحقق ابن کثیر والبولنعیم فی حلیۃ وابن مردويه علی فی شرح المنہاج فی تفسیر فتح البیان جلد سوم مطبوعہ مطبعہ بولاق مصر کے مدرسین نواب صدیق حسن خاں بھوپالی نے بھی یہ دو قول مذکورہ روایتیں پہلی الامید عذری سے اور دوسری ابن مسعود سے بعینہ نقل کی ہیں تکرار سے فائدہ نہیں۔ مگر جس سفارش کروں گا کہ محققین ضرور اہل کتاب میں ملاحظہ کر لیں۔

کتاب اس حدیث سے یہ صاف ثابت ہوا کہ یہ آیت خاص ولایت و خلافت علیؑ میں نازل ہوئی ہے۔ اُردو کے اس آیت میں ان علیاً مولیٰ المؤمنین کا جملہ بنا بر روایت ابن مسعود: اُخراف امام سیوطی کے عہد رسالت میں قرأت بھی کیا جاتا تھا۔ کاش امام سیوطی آج زندہ ہوتے تو میں ان سے پوچھ لیتا۔ کہ ”میاں بھی“ بتاؤ اب تحریف قرآن کے کون قائل ہیں۔ جب عہد رسولؐ میں یہ جملہ ”آیت میں موجود تھا تو کیا حضرت عثمانؓ نے بوقت جمع کرنے کے تحریف کر دیا ہے۔ اگر نہیں تو پھر سنیوں کے پاس امام سیوطی کی اس منقولہ روایت ابن مسعود کا کیا جواب ہے۔ اور اگر اس آیت میں یہ جملہ نہیں تھا۔ تو پھر ابن مسعود کیوں خلافِ طرغ ایسا فرمایا۔ اور ابن مردود نے کیوں ان سے ایسی روایت اخراج کی۔ اور سنیوں کے امام سیوطی نے اپنی تفسیر میں کیوں اس کو نقل کیا ہے۔ (انفس کہ عثمانؓ کے تحریف قرآن کرنے کے سنی خود قائل ہیں۔ اُردو الزام اٹا شیعوں کو دیتے ہیں۔)

تفسیریں کیا ہیں بلکہ سوچیں کہ یہ کون سے کلام ہے۔ اسی آیت بلف ما انزل الیہ کی تفسیر میں امام غزالی نے مادی نے لکھا ہے۔ نزلت الایت فی فضل علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ



# شیعیان لاہور کا جلسہ

آج تاریخ ۲۲ ماہ اگست ۱۹۳۲ء کو دارالشریعہ لاہور کے آل میں بعد از نماز جمعہ لاہور و معنائات کے شیعوں کا ایک جلسہ زیر صدارت جناب مولوی سید غلام علی شاہ صاحب منعقد ہوا جس میں جناب صدر نے جلسہ کی نوعیت کے متعلق پر معنی اور پُر جوش تقریر کرتے ہوئے بمطابق فتوے مسرکار حجۃ الاسلام شمس العلماء علامہ حایر می صاحب قبلہ مجتہد و بڑا بنی ارشاد اعلیٰ عالیہ مذہب ملت شیعہ حضور ہر مانینس نواب میر علی نواز خاں صاحب بہادر ٹالپر جرمنا دے رہا ست خیر پور سید محمد۔ قوم شیعہ کو تاج برطانیہ سے نوازی کا رشتہ مضبوط کرنے کی تلقین فرمائی۔ جناب صدر کی تقریر کے بعد مندرجہ ذیل ہزولون باتفاق رائے پاس ہوئے :-

(۱) چونکہ بعض اشخاص اپنی ذاتی اغراض کی بنا پر تحریک سول نافرمانی میں شرکت کر رہے ہیں اور جنہ نام ہناد انجمنوں نے خاص اثرات کے تحت میں تحریک سول نافرمانی میں لمانوں کی شرکت کرنے کی تجویز پاس کر دی ہے جس سے مائتہ ملوں کے مسلک کے متعلق غلط فہمی واقع ہو رہی ہے لہذا شیعہ قوم کا جلسہ عام اس امر کا اعلان کرتا ہے کہ ان کو تحریک سول نافرمانی سے صحت اختلاف ہے۔ اور بکلہ ہرادان اسلام کو متنبہ کرتا ہے کہ موجودہ تحریک سول نافرمانی میں لمانوں کی شرکت ان کے لئے صحت حضرت رسال بلکہ خود کو کشتی کے مترادف ہے۔

(۲) شیعوں کے مخصوص عازات اور ضروریات کے لحاظ سے یہ جلسہ گول میز کانفرنس میں شیعوں کے نمائندوں کی اشد ضرورت سمجھتا ہے۔ انہ ہزائیلیٹی حضور وائیس رائے برادہ بال تقابہ کی خدمت میں بداد استدعا کرتا ہے کہ شیعیان ہند کو بھی دیگر اقوام کی طرح گول میز کانفرنس میں ان کی آبادی کے تناسب سے نمائندگی کی سفارش فرما کر شیعیان ہند کو شکر گزاری کا موقع دیں۔

(۳) متفقہ طور پر قرار پایا کہ جلسہ ہر اکی کارروائی کی ایک ایک نقل سول اینڈ ملٹری گزٹ لاہور۔ اخبار مسر فزاں لکھنؤ۔ رسالہ الحافظ لاہور اور سیکرٹری صاحب آل انڈیا شیعہ کانفرنس کو بھیجی جائے۔ نیز گورنمنٹ پنجاب۔ اودھ۔ ممبئی۔ اور گورنمنٹ آف انڈیا کو جلسہ کی کارروائی برائے اطلاع بھیجی جائے۔

سید زکی رضوی  
آزیری سیکرٹری جناب شیعہ مشن لاہور

# مجاورِ قبرِ رسولؐ

(از چکیدہ قلم عالیجناب سید باقر رضا صاحب رضوی کوثر مستوطن قصبہ ہنہرستی)

آہ اے فلک کج رفتار تیری یونانیوں کہاں تک سہی جائیں۔ تیری کج ادائی کا منازہ و دُعا ہے۔ اے نونے کسی کو گوشہٴ عافیت میں رہنے نہ دیا۔ میں کیا تیرا لگہ نوزند رسولؐ انگلیں بھی کر رہے ہیں جیسے نواسر رسولؐ ہونے کا غر حائل ہے۔ جو گراہ کن غرقوں کو مراکتہٴ تقیم پر لانے والا ہے افسوس کا مقام ہے۔ کہ اشیائے بیدیں کو ذوقِ تمام کے ناماقبت اندیش ظلم پر ظلم ہانسنے کی خاطر تیار ہیں۔ اور پابستہ ہیں کو ظلم و دنیا کو دکھا دیا جائے۔ کہ بس سے زمین و آسمان میں تزلزل پڑ جائے سیاہ آندھی سے عالم بکدر ہو جائے۔ اے فلک بے رحم میں جہتِ مضر و کاست کرتا کرتا۔ تو اڑنے انصاف بتا کہ نواسر رسولؐ نے تیرا کیا لگا ڈالا ہے۔ تیری یا خطائیں کی ہیں جو تو اس کا انتقام لے رہا ہے۔ اور اس قدر بے رحمی پڑا ہوا ہے۔

دیکھو اور نظر انصاف دیکھ کہ ایک رسولؐ کا سچا جانشین نبیل اکرن تیرے ظلم سے گوشہٴ عافیت میں رہ کر قبرِ رسولؐ کی مجاوری بھی نہ کر سکے۔ تو کچھ عرصہ میں اس سے بھی چھوڑ دینا یہ برسرِ کار ہے۔ آہ کوئی سے خلیفہ پر خطا آئے ہیں۔ اور دعوت کے بد سے عداوت کے ثبوت دینے کی تڑپیں ہو رہی ہیں۔ تلواروں پر پیش پر پھیل بھاری ہیں۔ اللہ اکبر۔ حرفِ ایک تن تنہا ذاتِ جہنمی آواز جھوم رہی و ملا۔ اور ساتھ ہی ساتھ وہ ذاتِ ستورہ صفات کہیں کے مجھولے کی ڈوری بڑھتی ہلاکیں حس کا ناز و خوارِ عالم اٹھائے جس کی خاطر محبوب کبریا ناقہ بن جائیں۔ جو رسولؐ کا پارہ بھر علی کی آنکھوں کا تار۔ اور خاطر کا ارج و لارا ہو۔ جسے خاطرِ بنتِ رسولؐ اٹھنے چکی ہیں میں کر بالا تھا۔ کیوں چہرہٴ عجب کھنکھایا اس کے ساتھ ہی سلوک روا ہے۔ کہ اس سے لارا کر لہن چھڑایا جائے۔ ادا ایسی مرزین پر طیرایا جائے۔ جسے کرب و ملا کے نام سے تعبیر کرتے ہیں۔ تار نہیں مچکا رہی ہیں کہ حبِ فرزندِ رسولؐ حضرت اہل بیتؑ نے دیکھا کہ اشیائے کو ذوقِ شامِ خط پر خط میرے بٹانے کی خاطر بھیج رہے ہیں۔ اور اب ان باتوں کی تعداد لاتعداد لگاتار لگتی ہے۔ تو حینِ جاسی غضبِ شمس ذاتِ کچھ گئی۔ کہ اب بیگندہٴ مہمانِ خوش طمان میں سواغ کے اندر سے نکال کر قتل کر ڈالینگے۔ صابروں کا شہنشاہ سنوین غیور صبر کا جوہر دکھانے پر آمادہ ہے۔ اور جیت کا وہ تھج سے پریدہ ہے۔ جن کی چیشانی پر لگا چاہتا تھا۔ مگر ادب۔ تیری جانِ خدا جو ہارے۔



بھادر قبر رسول پر گہرے

دیں بدلی۔ فلک بدلا جہاں میں انقلاب آیا

مگر دنیا نہ بدلی شاہ کے عزم مصمم کی

اے انصاف پسند دنیا تو نظر نفیق سے دیکھ اور خیال کر کہ آج بھادر قبر رسول اب گئے شہ میں

رہ کر مجاہداری بھی نہیں کرنے پاتا۔ اور اُس سے بھی ہمیشہ محروم کر دینے کی تدبیریں نکالی جا رہی ہیں

و اللہ جیب تو ایسے کے ان آنسو بھرے حروف پر سیری نظر پڑ جاتی ہے۔ تویں بھی خون کے آنسو رونے

لگتا ہوں۔ آہ آہ وطن کا چھوٹنا ایسی حالت میں کسے محسوس ہو سکتا ہے۔ کہ ایک طرف تو علیل اختر کی

مفاہرت و مجدائی آورد و دوسری جانب اپنے نامد رسول اکرم صلعم کی مجاہداری سے چھوٹنے کا مدد سے

دل تو یہی کہتا ہے۔ کہ یہی وہ اہم ترین غم تھا جس نے حسینؑ کے قلب مضطرب کو مثل شیشہ چور چور کر دیا

آپؐ فرزند رسولؐ اپنے کو اوداع کرنے میں نانا کی قبر پر مصروف ہے۔ اود مدینہ سے اپنے آپ

کو رخصت کر رہے۔ وہ شب جس کی صبح کو تاجدار مدینہ کا فرزند کربلا کی طرف چلا ہے قیامت کی

شب ممتی حسینؑ اپنے نانا کے مزار سے لپٹے ہوئے رو رہے تھے۔

اے نانا۔ دیکھئے آج آپؐ کا مجاہد آپؐ کی قبر سے جدا کیا جا رہا ہے۔ اُس کو قتل کی دھمکیاں

سنائی جا رہی ہیں۔ اے شہنشاہ مدینہ آپؐ کو بخوبی معلوم ہے۔ کہ حسینؑ کو دنیاوی جاہ و جلال سے

کوئی سروکار نہیں۔ میں آپؐ کے مزار پر رہ کر دین و مذہب کی خدمت کرنا۔ اور آپؐ کی مجاہداری

پسند کرتا ہوں۔

نانا جان۔ دیکھئے۔ آج آپؐ کی چھیتی و خضر کا فرزند گرفتار رنج مچن ہے۔ گرمی کے ایام میں۔ راہ

میں پانی کی قلت ہے۔ اود ننھے ننھے بچوں کا ساتھ ہے۔ یا رسول اللہؐ کہاں پھپھ جاؤں۔ کیا کروں۔

اے نانا۔ آنجے دنیا حسینؑ کے رہنے کے لائق نہیں رہی۔ دیکھتے چلے آ رہے ہیں کہ آپؐ کی

امت نے بابا جان کے ساتھ کیا کیا ظلم کئے۔ بجا جی حسنؑ سبز قبائے کے ساتھ کیا کیا سلوک کئے۔

آہ آپؐ کے پھولے پھلے گھر کی نشانی ایک حسینؑ ہائی ہے۔ جسے بھی اشیائے بے رحم چین کی شمشیر

ببند نہیں سونے دیتے۔ بس آپؐ ہی محمدؐ میں نے لیجئے۔

رات کا وقت تھا۔ سناٹے کی فضا چار سو چھائی ہوئی ممتی حسینؑ کو نیند کے غلبے نے تھپک تھپک

کر سلادیا۔ دیکھا کہ خواب میں سرور کا سناٹا دور و کرار شاد کر رہے ہیں :-

اے خاتمِ نبیین۔ اے قدیرِ بصیر حسینؑ صبر کرو۔ اور اگر امتِ سفاک کی خاطر صحرانوردی

کی مصیبت پڑے۔ تو بھی گوارا کرو۔

بیٹا حسینؑ۔ یہی تیری شہادتِ عظمیٰ قیامِ اسلام کا باعث ہوگی تیری ذات سے شجرِ اسلام

حسینؑ بمنزہ غلبہ سے بیدار ہو کر چوٹے۔ تو دیکھا کہ قبر رسولؐ اور وہی مجاور۔ پس ایک مرتبہ اپنے نانا کے قبر پر چڑھ کر سرسبز دیس کی نگاہیں ڈالیں اور عازم کر بلا ہوئے۔  
پس یہاں ذاتِ حسینؑ نے وہ کام کیا جس کی تکمیل کے لئے ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیائے اولوالعزم بھیجے گئے تھے۔ مجھے آج اس پتھری کو میدانِ قرطاس میں جولانی کر کے صاحبانِ بصر کو اتنا دکھلانا منظور ہے۔ کہ حسینؑ نے قبر رسولؐ کی مجاوری میں رہ کر اپنے نانا پیغمبرِ اسلامؐ سے کس درجہ عبادت کرنے کا ڈھنگ سیکھ لیا تھا۔ کہ آج سرزمینِ کربلا پر رسولؐ کی عیدینِ صمدیت و سیرتِ نظر آرہی ہے۔ کیوں نہ ہو حسینؑ کا خون در اہل خونِ صلوات تھا۔ دنیا و الدو کیسوا اور عبرت حاصل کرو کہ فرزندِ رسولؐ کس شان سے نماز ادا کر رہے ہیں اور اُس سے کس درجہ واجب کے پیرایہ میں سلجھا رہے ہیں۔ بانیِ اسلامؐ نے بھی اس قدر عبادت کی کہ پیرِ متمدن ہو گئے تھے۔

افند اکبر۔ آج اسی شان و شوکت سے قبر رسولؐ کا مجاور عبادت ذوالجلیل کا کلام میں مصروف ہے۔ گو ستر گھنٹیں اس بات کا شاہد ہے۔ کہ حسینؑ کو آٹھ دشمنوں نے گھیر رکھا ہے۔ اگر ایک طرف جبکہ وہ پیاس کے لشکرِ نو دوسری جانب ۸ جوانانِ بی بیِ ہاشم کے داغِ حسینؑ کی کمر خمیدہ کر رہے ہیں۔ لیکن قربانِ ہوں فرزندِ رسولؐ پر کہ آپ نے قبر رسولؐ کی مجاوری کرتے کرتے وہ عبادت سیکھا کہ آج ملائکہِ مقربین بھی استعجاب کر رہے ہیں حسینؑ کی نماز کوئی معمولی نماز نہ تھی۔ کہ ایسے نازک وقت میں ایک شب کی مہلت مانگ رہے ہیں۔ اے فرزندِ ہاشم۔ جاؤ۔ اور لشکرِ مخالف سے ایک شب کی مہلت مانگو۔ تاکہ ہم یہ شبِ عبادتِ الہی میں بسر کر لیں۔ اور دعاؤں انتظار کے ذریعہ اپنے گناہوں کی معافی چاہیں۔ کیونکہ اُسے خوب معلوم ہے۔ کہ میں اُس کی نماز کس قدر پسند کرتا ہوں۔ بارے خدا خدا کر کے مہلت ملی۔ اور اراقِ نوازش کا شاہد ہیں کہ اس شبِ نواسر رسولؐ اقطین حضرت امام حسینؑ علیہ السلام اور ان کے اصحاب کی یہ حالت تھی۔ کہ کوئی رکوع میں تھا۔ کوئی مسجد میں تھا۔ کوئی قنود میں مصروف۔ اور عبادتِ الہی میں ان کی آوازیں اس طریقہ پر بلند تھیں۔ کہ بس طرح شہد کی کھیتوں کی بھین بھناہٹ کی آواز ہوتی ہے۔ آہ حسینؑ کی نماز تو آپ ہی اپنی نظیر ہے۔ کہ نو صد و پنجاہ و یک ہزار زخم کے کھانے کے بعد بھی فریضہِ الہی ادا کیا۔

اے مجاہدِ قبر رسولؐ! ایک بندہ ناچیز و گنہگار کا مؤدباً سلام قبول ہو۔  
فاہر دعا اولیٰ والا دست

کثیر حلوی

# لاہور میں شہنشاہِ دو عالم امام حسینؑ کا یومِ حلیم غظیم الشان ماحمی جلوس

۳۔ اگست ۱۹۷۲ء بروز اتوار صبح ۵ بجے لطف منزل بیڈن روڈ متصل مزار شاہِ لاہور علیہ السلام لاہور میں سید مظفر حسین صاحب نے بعدِ مجلسِ تقریب یومِ حلیم شہنشاہِ دو عالم امام حسینؑ علیہ السلام تعزیرہ نکالا جس کو بند کرانے کے لیے مخالفین نے اپنی پوری طاقت خرچ کی۔ مگر کام رہے۔ جس طرح سمندر میں طوفانی لہریں اٹھتی ہیں۔ اور چٹان سے ٹکرا کر پھرواپس لوٹ جاتی ہیں۔ اسی طرح سید مظفر حسین صاحب کے انتقال کے آگے مخالفین کی مخالفت بھی کچھ نہ بگاڑ سکی خَالِکُ فَضْلِ اللہ یَدِیْنُہُ مِنْ لَیْنِہُ۔ بذریعہ اشتہارات شہر کے در و دیوار پر اعلان ہوا تھا۔ کہ تعزیرہ شہر کے اندر سے گذر کر شام کو کراہ پھنچے گا۔ جس طرح آج سے ۱۳ سو برس گذرے شہنشاہِ دو عالم امام حسینؑ علیہ السلام اپنے جَدِ بزرگوار کے فرائی روزِ منہ مبارک سے جنابِ امام حسینؑ علیہ السلام کے تابوت کو واپس جنت البقیع میں لائے تھے۔ اسی طرح بانی تعزیرہ نے اس خیال سے کہ فساد نہ ہو جائے۔ بجائے اندرون شہر کے بیرون شہر کا راستہ تبدیل کرالیا۔ بیڈن روڈ سے گواہندی ہسپتال روڈ سے ہوا۔ شام کے ۶ بجے یہ پُر امن ماحمی جلوس کراہ گاہ شہ میں جا کر ختم ہوا۔ جس کے ہمراہ باوجود مخالفت کے ماتم داروں کی تعداد کبوتر جتنی تھی۔ آخر میں ہم سید مظفر حسین صاحب کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ کہ دائرۃ اصلاح کے اس اعتراض کو۔ کہ ”شیعہ امام حسینؑ علیہ السلام کی ہی یادگار سنانا چاہئے ہیں۔ اور کراہ نہیں۔“ دھور کر کے مذہبِ شیعہ کی بھاری ضرورت ملتی ہے۔

پولیس کا انتظام قابلِ تعریف تھا۔ کوئی ناخوشگوار حادثہ نہیں ہوا۔

زمانہ نکاح

مشاعرِ کشمیر  
ہمارے دوست محترم جناب محمد رفیع صاحب قوٹی ایڈیٹر کشمیری اخبار کی تازہ تصنیف ہے۔ اس میں مدوح نے کشمیر اور مشاعرِ کشمیر کے مفصل حالات اور سوانحِ درج کی ہیں۔ کتاب نہایت دلچسپ و قابلِ دید ہے۔ قیمت ایک روپیہ (محمد سنجہ اخبار کشمیری لاہور کے پتہ سے طلب کریں + ر ۷۱)

# انجمن حسینیہ ڈیرہ اسماعیل خان کا سالانہ جلسہ

انجمن حسینیہ ڈیرہ اسماعیل خان کا سالانہ جلسہ اس سال بتاریخ ۸-۹-۱۰۔ اگست ۱۹۳۷ء شام ۵ بجے  
کے احاطہ میں زیر صدارت جناب مفتی القاب قبا شمس العلما رسید علی الحامیری صاحب ہمد پنجاب  
لاہور بقلہ اعلیٰ منتقد تھا۔ ۸۰ تا ۱۰۰ بجے کی صبح کو مناقب خوانی و مجالس ہوا ہوتی رہی جس میں  
ذاکرین صاحبان خصوصاً سید فضل حسین شاہ صاحب و مولوی سید احمد علی شاہ صاحب  
کی خوش بیانی سے مومنین غوب مخطوط و مستفید ہوئے۔ پھر بعد دوپہر وقت پانچ بجے شام جناب  
شمس العلما صاحب موصوف کا اعلیٰ پرانہ پردہ دربارہ توحید و ثبوت امامت پر ہوتا رہا۔  
جس نے مومنین کے دلوں کو فدا ایمان سے منہ کر دیا۔ رطل کے اختتام پر جناب قبلہ صاحب موصوف  
نے حاضرین کو نکاح گرس کی شہادت اور گچہ مذہبی کی تحریک سے ڈرایا۔ اور اس سبب ایسی کی ہدایت  
کی۔ نیز سیکرٹری انجمن نے قبلہ صاحب شمس العلما کے خطاب کی تہنیت میں چند اشعار سنائے  
ایک قومی ترانہ بھی سامعین کے پیش کیا۔ آخری روز رپورٹ انجمن حاضرین کو پڑھ کر سنائی  
جس میں جناب نواب احمد داود خان صاحب عیسیٰ ایم بی۔ اسی رئیس اعظم ڈیرہ اسماعیل خان  
سرپرست انجمن کا ان کی انجمن میں کبھی سے حصہ لینے کا شکریہ ادا کیا۔ رپورٹ مذکورہ اتفاقاً  
پاس ہو کر چھاپا گیا کہ جلسہ مذاکی کا ردوائی کی اشاعت بذریعہ اخبار سر فراز و الحافظ کرنی جاوے  
اور آخر دعائے خیر و زیارت پر جلسہ بالا اختتام کو پہنچا +

استیاد احمد علی عاجز سیکرٹری انجمن حسینیہ ڈیرہ اسماعیل خان

\*\*\*\*\*

رسالہ علامہ مکرہ حق جعفریہ ایسوسی ایشن پنجاب لاہور کا شمار سالانہ جہان عالمی قاری جناب  
حاجی سلطان علی خان صاحب نے فی زید زلفیاد میں ہی میں چھپکر پرنٹرز ریو یو فتر  
میں موصول ہوا ہے۔ رسالہ کیا ہے نہیں میں باوجود اسکے گویا کیا کو کوزہ میں بند کیا ہو لہذا وہ صرف اطفال  
کے شہما نا اہل ہمارے سہمہ دستی جہات نامہ جو فی ملحق معذوق ضلالت نہ کر کا ہٹے کا دندان شکن جواب دیا  
گیا ہے اور دشمنانِ آل محمد علیہم السلام کی رنگ بیات کو اس رسالہ میں بامین فاسو کے ایسے تیز تر ہوں تے  
کاٹ ڈالا ہے کہ آب تازہ سے ان میں بھگا کر لائی کی جہات ہی پیدا نہ ہو سکے گی مومنین کہ اس رسالہ  
کے مطالعہ سے مخطوط اور متغیر ہونے چاہئے۔ صرف ۴۰ کے کلکتہ شیعہ کے صدر ایسوسی ایشن پنجاب لاہور  
کے ہر سے طلب فیما بین + (میر)

# خلیفہ رسول پر ایک نظر

(از جناب سید عباس صاحب پتال باب جناب منشی حیدر عباس صاحب جلی پور)

بہن قرآن ہو جانوں اس ذات مسنونہ منات کہ کہ جس کی مدح و ثنا خوانی میں ایک تنہائی  
قرآن مملوہ ہے جس کا ثناء وہ حق قیوم۔ قادر و مختار۔ علیم و حکیم۔ مسبح و معبر اور رحیم الرحمن خود ہے۔  
یعنی جس کی قدر خداوند عالم کے سامنے بھی اتنی ہے کہ اس نے اس کی مدح و ثنا خوانی سے ایک تنہائی  
قرآن مملو کر دیا ہے۔ ہر ایک آیت کا رخ اس کی طرف پھیر دیا ہے یعنی حق سبحانہ تعالیٰ نے اس متبی علی تمام  
کو نصیحت مجسمہ قرار دیا ہے۔ اور اب جی چاہتا ہے کہ اس ذات مبارک کا نام ہی لے دوں۔ یہ وہ ہستی  
ہے جو شیر خدا شیع ہذا نفس باطنہ سنی آدم۔ فخر قبایل عجم و عرب ہے۔ جو اول المؤمنین ہے۔ جو  
سید الوصیان ہے۔ جو مصداق انوار ہے۔ یا جو ساقی محض کوثر ہے۔ یا بس کو ہم حیدر کار۔ جناب  
علی مرتضیٰ۔ مہدی محمد مصطفیٰ کہتے ہیں۔ اب دیکھ لیجئے کہ سب صفتیں شجاعت و سخاوت کی علم ہنر کی  
حلی میں ہیں یا نہیں۔ اگر ان صفتوں میں سے کوئی سی میں بھی دیکھنا کی کوئی ہستی اگر تلی سے جڑے  
جملے تو ہم اس سے ہر طریقہ سے علی پر ترجیح دیدیں۔ جس میں تو کوئی اس ہستی کا ثانی نظر نہیں آتا شجاعت  
حضرت کی تو ظاہر ہے کہ جس معرکہ میں گئے۔ مظفر و منصور پھر۔ آپ کی جنگ سے ملائکہ تعجب ہو گئے۔  
اور آسمان پر کہنے لگے۔ ”لَا سِيفَ الْاِخْوَ الْفِقَادَ وَلَا قَتْلَ الْاَعْلَمِ“ یعنی دنیا میں کوئی  
تواریشل ذوالفقار اور کوئی جولانی شل حیدر کر کے نہیں۔ اسے صاحب کیا ٹھکانا اس کی شجاعت  
کا جس کی مانگ کر تعریف کریں۔ اور مانا تو یہ خندق کی لڑائی میں اور لڑائی بھی کسی ظہیر الشان لڑائی  
کہ جس کے فیصلے پر اسلام کی موت و حیات وابستہ تھی۔ اور کفاروں نے کوئی وقیعہ اٹھانہ سکھا تھا۔  
لیکن میں قرآن ہو جانوں اس ذات کے کہ جس نے وہ کام کر کے دکھا دیا کہ یم الزین کے خلیفہ و  
جانشین۔ وہ افضل المرسلین خاتم النبیین۔ افضل خلفہ ائمہ حضرت محمد مصطفیٰ صلعم سے کہلوا ہی لیا۔  
”خصیبت علی بن ابی طالب الخندق افضل من عبادة النخلت“ یعنی آج علی ابن ابی طالب کی ایک  
صنعت دونوں جہان کی عبادتوں سے بہتر اور افضل ہے۔ اس جملہ کی بھی لوگوں کے سامنے کچھ حقیقت  
نہیں ہے۔ حالانکہ یہ معلوم اس جملہ کی کیا حقیقت ہے۔ کیا اشرکت تھی ہے۔ کیا بات ہے۔ اور محمد بن جس کا  
ان کا جن کے افعال خدائی افعال ہیں جن کی چشم خدائی چشم ہے جن کی آواز خدائی آواز ہے جن کے  
دفعہ خدائی دفعہ ہیں۔ پڑھئے۔ ”وَمَا يُلْقِي مِنْ لَهْوٍ اَنْ هُوَ اَلَا وَحْيٌ يُوحَىٰ“ یعنی پیغمبر نبی خدائی

سے کچھ نہیں بولتا۔ جو کچھ بولتا ہے۔ کلام خدا اور وحی الہی ہوتا ہے جس کے واسطے ہی سجانہ قلمائے شاد فرماتا ہے۔ اُس کے کلام کی کچھ قدر نہ ہو۔ افسوس ہائے افسوس۔ جو لوگوں نے کیا خاک رسول الہی قدسی یہ تو علیؑ کے کارناموں میں کوئی کارنامہ نہیں۔ اور علیؑ نے جو رسولؐ کے ساتھ کیا۔ وہ بس علیؑ والے ہی جانتے ہیں۔ علیؑ نے شروع سے رسولؐ کی شاگردی کی۔ اور شروع سے رسولؐ کے محافظ رہے۔ یا یہ کیسے کہ علیؑ کو خداوند عالم نے پیدا ہی اس لئے کیا تھا۔ کہ وہ رسولؐ کے محافظ رہیں۔ بچپن سے ہی کیا یا بال تھا۔ دیکھو اس چھوٹے بچے کو بیکہ یہ اپنے استاد کے سایہ میں عبادت کر رہے۔ چھوٹا سادول صاف استاد کی محبت سے بھرا ہوا۔ آمین کی ٹھہرائی میں۔ آمین کے عکس ہیں۔ حرف ہی دو کو میں تنہائی ہے بناٹا ہے۔ ایک عبادت بتا رہے۔ ایک سیکھ رہا ہے۔ ایک کانفس کام کر رہا ہے۔ دوسرے کے صوم نفس اور خیال پر نقش پڑا رہے کسی کسی کو کسی بڑے داغ کی صحبت اور اثر سے اس قدر فائدہ نہ پہنچا ہو گا جس قدر علیؑ کو کیونکہ کسی اور کو اتفاقات نے اس قدر وقت تک اس طرح ساتھ نہ رکھا ہو گا۔ کوئی بڑا شخص اس توجہ سے اپنا ایسا بنانے کا کوشاں نہ ہو گا۔ علیؑ اور رسولؐ میں حیرت خیز مناسبت تھی۔ کبھی چھوٹے چھوٹے پیروں سے رسولؐ کے ساتھ ساتھ ڈالے جاتے ہیں۔ چھوٹے چھوٹے اطفال میں شاید شریروں کو جواب دینے کے لئے سنگرزے بھی لئے رہتے ہیں۔ داک قائم کرنے کی چھوٹی ایسی مصلحت رسولؐ کو بہت پیاری معلوم ہوتی ہوگی۔ غوزیں ڈال دیتی ہوگی۔ تاج سنگریرے لئے ہیں۔ رسولؐ کی حفاظت کے لئے۔ کل تموارے سکتے ہیں اسلام کا جلالت غیر نشان ان کے ہاتھ میں ہو سکتا ہے۔ باپ نے اپنے بھتیجے کو شب ابوطالب میں پھنسا پایا ہے۔ جگہ بدلی جاتی ہے۔ شاگرد کو اپنے استاد کی نگہ لٹایا جاتا ہے۔ استاد اپنی پہلی آرام گاہ سے ہٹایا جاتا ہے۔ علیؑ سوتے ہیں۔ اس لئے کہ رسولؐ سے دشمن کی خدمت کرتے ہیں۔ استقلال اسبق سیکھتے ہیں۔ سختیوں میں بسر کرتے ہیں۔ حق اور مخالفت حق سے باز نہیں آتے۔ اب رسولؐ کا کوئی محافظ نہ رہا۔ واس علیؑ کے۔ علیؑ کو صحیح و سالم دیکھ کر اب رسولؐ کے خوش ہونے کی دلی تھی اور پانچ ہی مہینہ بعد عتہ مواعظ میں اپنا بھائی یا علیؑ کو اپنے لئے تجویز کیا۔ کوئی دوسرا ان دو کے لئے نہ تھا۔ دوسرے سال فاطمہؑ اسے استاد نے اپنے شاگرد کا عقد کر دیا۔ رسولؐ نے ابو تراب کا خطاب دیا۔ آخر رسولؐ نے یہ سب کام کچھ سوچ کر تو کیا ہو گا۔ رسولؐ نے بھی طرح سمجھ لیا تھا کہ یہ بعد میرے خلافت کا سب سے بہترین کام انجام دے سکتا ہے۔ اسی وجہ سے جناب علیؑ تفریق کو شروع سے پرہیزا اور سیکھا نا شروع کر دیا تھا۔ اقدار اس پرانوں نے یا علیؑ آتے تھے یا علیؑ جاتے تھے۔ جن کو علیؑ کہتی دیا تو کیا حرم کر دیا۔ اب لوگوں کے دل اپنے جان بکھڑکاک ہی کیوں نہ ہو باقی اس فتوہ میں تھا۔ علیؑ نہیں ہو سکتی ہیں معلوم تھا کہ جی ذات مقدس خلیفہ رسولؐ ہیں۔

# تفصیل فتوے

(ترجمہ انگریزی چٹھی)

ہیں اس بات پر اصرار کیا گیا ہوں۔ کہ جناب کو اطلاع دوں۔ کہ سرکار شمس العلماء  
علامہ سید علی الحارثی مجتہد پنجاب لاہور نے انجن جینیہ ڈیرہ اسماعیل خاں کے ساتویں  
سالہ جلسہ میں جو بتاریخ ۱۹۔ اگست ۱۹۳۳ء کو ٹاؤن ہال ڈیرہ اسماعیل خاں کے وسیع میدان  
میں منعقد ہوا جناب نواب اللہ داد خان صاحب غیلانی ایم۔ بی۔ ای۔ ٹریس ڈیرہ اسماعیل خاں کی موجودگی  
تین اپنی تقریر کے دوران میں تمام مسلمانوں (خصوصاً شیعہ قوم) پر واضح کیا کہ وہ کانگریس کمیٹی اور انڈین  
معاہدات میں ہرگز کوئی حصہ نہ لیں۔ ان کا بیان دلائل قرآن پر مبنی تھا۔

شیعہ قوم کو برطانیہ حملے کے بابرکت حکومت کی وجہ سے ہرم کی مذہبی آزادی حاصل بنے آپ نے  
یہی بیان کیا کہ مسٹر گاندھی کے قدموں پر چلنے والے لوگ ان پریم کے احکام کی سرغٹاؤں فری کر سکتے ہیں  
حاضرین نے خوشی کیساتھ اس نصیحت کو قبول کر کے اسکے مطابق عمل درآمد کرنے کا وعدہ کیا۔

اس کی تفصیل بنام ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر ڈیرہ اسماعیل خاں و سیکرٹری ڈپٹی کمشنر دی اے  
جی جی اینڈ چیف کمشنر این۔ ڈبلیو۔ ایف۔ پی۔ پشاور۔ و سپرنٹنڈنٹ پولیس ڈیرہ اسماعیل خاں و  
شمس العلماء علامہ سید علی الحارثی مجتہد پنجاب لاہور کو بھیجی گئیں + اسید احمد علی سیکرٹری۔

## خبریں

افسوس ہے کہ ہمارے کربھی جناب دنیاٹ صاحب ساکن قصبہ ماہل (اعظم گڑھ)  
کے منجیلے برادر امیر حیدر صاحب کی اہلیہ نے جو کہ بہت ہی صلح جوتی پابند موم و صلاحیت والی  
ذاکرہ امام حسین علیہ السلام تھیں۔ صرف دو گھنٹہ وضع حمل کے سلسلہ میں بیمار ہو کر ۲۵۔ جولائی  
بروز شہیدہ خاندان ہجر کو روئے پیشیت۔ اشک خون بہاتے چھوڑ کر اس دایر فانی سے  
عالم جاودانی کو جوارِ اہلبیت علیہم السلام روانہ ہوئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون  
بس دعا یہی ہے کہ بیک صاحب کے متعلقین کو خدا مہربان عطا فرمائے۔  
بچہ اللہ آبادی

# بنات الرسول صلعم

پیغمبر اسلام علیہ السلام کی لڑکیوں کے متعلق سنہوں نے شہر میں خلاف عقیدہ جو بیانیہ لکھ کر عوام کو گمراہ کیا تھا وہاں میں ڈال دیا ہے۔ کیونکہ تمام محدثین اور طبقہ تحقیقین علماء کا اس پر اتفاق ہے کہ یہ طاهر و نیکو عارفانہ طور پر اسلام شریف کے سوانحی رسالت و وحی کے کوئی اور صلیبی بی بی نہ تھی۔ رقیہ زریب ضرور یہی سوچتا تھا کہ یہی اس لئے وہ مجازی طور پر وہ بنات الرسول صلعم کہلاتی تھیں یا ایھا الذی فلی لا نطبع و بنا نکت الخ میں اسی بنا پر بنات صلیبیہ استعمال ہوا ہے بعض مفسرین نے لکھا ہے کہ صرف فاطمہؑ ہی کیلئے تعظیماً صلیبیہ جمع سے لفظ انفسنا استعمال ہوا ہے۔ اور خود صدیقہ طاهرہ فاطمہؑ کی نظم کیلئے مذکورہ آیت کی طرح یہاں اس آیت مجیدہ مباہلہ میں بھی صلیبیہ جمع سے لفظ انفسنا استعمال ہوا ہے۔ درحالیکہ فریقین کا اتفاق ہے کہ مباہلہ میں فاطمہ کے سوا عورتوں میں سے اور کوئی نہ تھی پس لفظ بنات بھی ان کے لئے مفید مطلب نہیں ہو سکتا قرآن مجید میں باب تحقیق والمجاہزہ بتایا ہے۔ اگر یہاں آپ اس سے انکار کریں گے تو کثیر سینکڑوں مسائل میں ان کو مجبور ہونا پڑے گا۔ حسب ذیل دلائل سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ صابرا و دایاں پیغمبر صلعم کی صلیبی لڑکیاں نہ تھیں۔

(۱) واقعات ثابت کرتے ہیں کہ ان لڑکیوں کی تربیت طریقہ کفر پر ہوئی اور حالت کفر سے انہوں نے اسلام قبول کیا پیغمبر کی نسبت کوئی نہیں کہہ سکتا کہ قبل از بعثت کفر پر تھے اس سے ثابت ہوا کہ پیغمبر کی صلیبی لڑکیاں نہیں تھیں۔

(۲) اہلسنت کے اہل مروی ہے کہ قبل از بعثت ان لڑکیوں کا رواج کفار سے ہوا تا کہ یہ رسول کی بی بی بنیں۔ تو حضرت انکی شادی کفار سے کسی نہ کرنے کیونکہ قبل از بعثت ہی نبی تھے حدیث سنت نبیہا و ام بی بیہا والہا الطین اس پر شہادت ہے۔

(۳) آیت تطہیر کے نزول میں شہر دہلی میں عذیر نے لکھا ہے کہ آپ علی فاطمہؑ اور حسینؑ علیہم السلام کو ہمارے چچے دھل کر کے دعا کی ہے۔ اللہم کو لا وحلیتی فا ذہب ہم المرحبا حل البیت وطہر ہم تطہیرا جس پر آیت تطہیر انبیاء علیہم السلام نازل ہوئی تا کہ یہ لڑکیاں بھی طہیاتی۔ تو ان کے طہار کی آیت تطہیر سے کوئی وجہ نہیں تھی۔

(۴) ہمارے ہاں کہ یہ نبیہا و ام بی بیہا کے خلاف فریقین حضور صلعم صرف پیغمبرؐ کے پاک کو ہوا دیکھتے ہیں لاکھ لاکھ آیت مباہلہ میں صلیبیہ جمع وار دیکھتے ہیں اگر یہ صلیبی لڑکیاں ہوتیں تو یہ کبھی مباہلہ میں ضرور شامل فرماتے۔ اور فاطمہؑ کیساتھ ہجرا نہ جاتے۔

(۵) فاطمہ کے بچے میں سویت متفق ہے کہ پیغمبر صلعم نے فرمایا۔ فاطمہ لہفت منی من افاضا ذاتی ومن اغضب افاضا غضبی۔ بخاری تا کہ یہ لڑکیاں بھی پیغمبر کی صلیبی ہوتیں۔ تو آپ ان کے حق میں بھی ضرور مہربان فرماتے

پھر حضرت فاطمہؑ کی اس کی خصوصیت تھی کہ یہ بچہ تمام اولاد باپ کا کرا اور عجب ہوتا ہے علامہ کہ اہلسنت نے بھی ان لڑکیوں کے متعلق ایسی کوئی حدیث بیان نہیں کی۔

(۶) حضرت فاطمہؑ کے متعلق ایسی کوئی حدیث بھی نہیں ہے۔ علامہ کہ اہلسنت نے بھی ان لڑکیوں کے متعلق ایسی کوئی حدیث بیان نہیں کی۔



یہ بھی حضرت کی صلیبی لڑکیاں ہوتیں تو خدا ان کی اولاد کو بھی بڑھا تا۔ تاکہ یہ اسکا وعدہ اور بھی پورا ہو تا۔  
(۷) جو دو تیں نفر علماء ہیں۔ اسے ان لڑکیوں کے حقیقی اولاد رسولؐ ہونیکے غریب۔ وہ اس سے فیصلت یا  
حقیقت حضرت عثمان کے قابل نہیں ہیں جس کا نتیجہ باطل ہے۔ اس کا مفاد یہ بطور بی اولیٰ باطل مٹھرا۔  
اس مسئلہ کو تفصیل سے کتاب فتاویٰ حلیہ میں حصہ چہارم میں لکھ دیا گیا ہے۔  
اس لئے جمہور علماء رضیہ قاطبہ اس پر متفق چلے آئے ہیں کہ سیدہ علیہا السلام کے سوا اور کوئی  
صلبی بی رسول اللہ صلی علیہ وسلم کی نہ تھی۔

رفیقہ وزینب کے متعلق شیوخ نے نزدیک ہو کر یہ تحقیق اور ثبوت تک پہنچ چکا ہے۔ وہ یہی ہے کہ زینبوں  
صاحبزادیاں خدیجہ لکبری کے پہلے خانہ کی تھیں یا ہمنجیاں تھیں یعنی بالہ خواہر خدیجہ کی بیٹیاں تھیں جناب علیہ السلام  
نہ بھی جہاں حضرت عثمان سے فرمایا ہے۔ وفات تک صحیحہ بنا لکھا کہ اسے عثمانؓ نے رسولؐ کی دامادی کا شرف  
حاصل کیا جو بخین (ابو بکر و عمر) کو اتنا بھی حاصل نہ ہو سکا۔ اس میں کسی اور رواجی طور سے مجازی رنگ میں بخین پر  
حذرت عثمان کو بڑھایا گیا ہے کیونکہ اس رنگ میں وہ لڑکیاں جو بخین کی کہلائی تھیں ان کے ہیں۔ اسی رنگ میں ان کا شوہر بھی  
ولایت بخین کہلا یا جانا چاہئے تھا اس وقت تک یہی بیٹج باقی ہے کہ جس کسی لڑکے یا لڑکی کو تنہا بنا لیا جاتا ہے۔ تو  
تنہا کی زوجہ کو اس کے مجازی یا یہ کہی ہو اور منہ کے شوہر کو اس کا داماد عام طور پر کہنا جائز ہے۔ اسی طرح وفات تک  
صاحبزادہ سے بننا اب میر کی بی بی مراد ہے۔ کہ اسے عثمانؓ نے خود مجازی رنگ میں دامادی رسولؐ کا شرف بھی حاصل کر چکے  
ہو مگر بخین کو تو اتنا میر بھی نہیں بنایا ہو کہ حالانکہ ان بچاؤں نے خود بخین کو لڑکیاں بھی دی تھیں دامادی کا  
کیا کہنا یہ تو ایک سی فطرت ہے کہ کوئی شخص اگر کسی کاؤں سے کوئی لڑکی بیاہ لاتا ہے۔ تو یہ رواجاً وہ شخص  
اس کاؤں کا داماد کہلاتا ہے پھر عثمانؓ صاحب کو زینب رسولؐ سے بیاہے جتنی کہ جو جناب میرؓ صحیحہ کے فطرت سے  
رساؤں اور بیاہ د فرمایا ہے۔ تو کیا اسے کہیں حقیقت ثابت ہو سکتی ہے۔ کہ کس سے کہ زینب وہی بنت کناست  
نبیوں میں تمام ہمارے علمائیں اور مشاہیر محدثین کے مقابلہ میں صرف انہیں دونوں علمائے رنے ان صاحبزادوں کے  
بنت رسولؐ ہونیکا احتمال کیا ہے۔ ان میں بھی مجلسیؒ نے اسے قطعی بنت الرسولؐ ہونیسے انکار کیا ہے جیسا کہ  
شیعوں نے بھی حیات القلوب کے حوالے سے سب ذیل لکھ دیا ہے کہ ”جمیعہ از علماء خاصہ عامہ (شیعوں کی) را اعتقاد  
کہ رفیقہ وام کاظمہ و ذنابان خدیجہ بود و زینب و دیگرہ بعضہ کفہ اند کہ دختران بالہ خواہر خدیجہ بودند“

اب اسی اختلافی صورت میں کیا وجہ ہے کہ جمہور علماء (جو ہزاروں کی تعداد میں ہیں) کے تحقیق کا تو اختیار نہ کیا  
جائے۔ اور ان کے مقابلہ میں صرف دو تیں علماء کی اسلئے تصدیق کر لی جائے کہ وہ اپنے ہمچاں ہیں یہ سچ ہے کہ علماء کو ہم معصوم  
نہیں سمجھتے۔ اور غیر معصوم سے غلطی کا ہو جانا ممکن ہے مگر دو تیں راویوں کے مقابلہ میں کثرت اور شیعہ عام و خاص کو ترک  
نہیں کیا جاسکتا۔ اور تو اس شیعہ عام کے مقابلہ میں راویوں کا قطعاً مذہبی اعتقاد نہیں ہو سکتا۔ فائزہ و تدریس  
پس شیعوں کے اعتقاد کو مطابق نظر نہ تو حضرت عثمانؓ کے نکاح میں کوئی حقیقی بنت رسولؐ لگتی ہے نہ حضرت عمرؓ



اور کھڑی کر دیا تھا نہ صاحبزادہ حسن محل فاطمہ میں منصب لگا میسے خطا ہوا تھا نہ رسول خدا کا اسوقت تک کسی نے عزت کیلئے کاغذ قلم دولت طلب کر نہ (معاذ اللہ) ذبیحان کی نسبت دی تھی۔ نہ اسوقت تک جنگ محل ہوا تھا نہ جنگ محل کی عورت نے امام زمانہ علی پر غریب کیا تھا نہ علی سے ہاتھ جک ہوئے تھے۔ نہ برائی سال تک تمام مملکت میں غلوں کے اند صاحبزادے لاک کے مہربان پر نفس رسول زوج بنول علی کو کسی نے نہر کیا تھا نہ اسوقت تک امام حسنؑ کو زہر سے شہید کیا گیا تھا نہ ظلم و کربلا کے واقعات مظالم واقع ہوئے تھے ان رسالت کے مٹانے اور ملامت کرنے کی اسوقت تک کوشش کی گئی تھی (جمل از وقت نام نہ لگا) پھر بقول انکے بالفرض اگر اتفاق و اتحاد دینیکی وجہ سے اس وقت اخیر اور پیغمبر نے صحابہ اور خلفاء کو لو کہیں دیں تو وہ اتحاد و اتفاق ان مظالم کے واقع ہونے کے بعد ہی آپ کیونکر قائم رہ سکتا ہے۔

کیا آپ یہ کہہ سکتے ہیں جبکہ رسول کا کفن بھی شکست ہونے پایا تھا۔ یہ نہ کہ وہ بالا مظالم نہوں نے اپنے پیغمبر کی اہلبیت مصوین کیساتھ کہنے شروع کر دیئے تھے۔ وہ لاہور کے آریہ تھے یا امرتسر کے سکھ یا گجراتوالہ کے سماجیہ تھے نہیں ہرگز نہیں بخدا راوی تو کہہ اور مزید سے بعض صحابہ کلام تھے اور انہیں بعض بزرگان بن کے انھوں نے بدعت قرنی رسول کا حکم ان مظالم کی صورت میں جب تعیل ہو چکا تو اب اس کے بعد جسے نہ طے کیسے لکھ دینکے و طہین اور اگر ان بعض صحابہ کرام سے جو اخیر صحابہ سے آپ کے نزدیک تیار بنی مظالم ظہور پذیر ہوئے ہیں۔ تو ثبوت آپ کے دستہ باقی۔ ورنہ آپ کا کوئی حق نہیں کہ آپ مابعد مظالم کے حکم کو مائل کے اتحاد سے منع کریں۔ کیونکہ واقعات کی بنا پر حکم شرعی تبدیل ہو جایا کرتے ہیں۔

مثلاً ایک شخص سلمان ہے۔ یمن ہے۔ حقیقی اور پرہیزگار ہے اسوقت وہ حکم خدا واجب التحکم ہے ان کے حکم خدا اللہ اتفاقاً کہ تم میں سے خدا کے نزدیک ہی شخص زیادہ مکرم و محترم ہے جو زیادہ پرہیزگار ہے۔ پھر وہی واجب التحکم یمن اور متقی اگر کفر و فراق رانی خدا کی اختیار کرے یا منافق ہو جائے۔ تو آیت ان المنافقین فی الدہان کلا سفل من اللہ کا منہ اسی کی پیشانی کی نشانی قرار پایا جائے۔

رسول خدا نے خالد بن ولید (صحابی) کو جو پہلے بہت نیک تھی پھر حکم بنا کر بنی خزیمہ کی طرف بھیج دیا جب وہ پہنچا اسکی طرفانی کا ثبوت پیغمبر کو نہوا اسکو معزول کر دیا اور اس پیغمبر نے برائت محل کی بقولہا ہم للہم انی ابو رب الیہ حیاصنہ خالد بن ولید صحیح بخاری جلد پنجم غزوہ طائف۔ باب بوٹ النبی خالد بن ولید لی بنی خزیمہ یعنی خلیا میں برائت چاہتا ہوں نیز ہی طرف خالد بن ولید کما مونس سے کہا آپ کی بیوی کہہ سکتا ہے کہ جب بولے ہو حکم کا کہنا دیا ہے تو وہ ثابت تک نیک ہی رہی کہ جب اسے برائی ظاہر ہوئی بھٹ پیغمبر نے اس سے دوری چاہی اور علیحدگی اختیار فرمائی۔

یہی حال دو مرن کا بھی بھلا نہ چاہئے جنگ نیک میں چاہئے نہ کہ گھوڑے پر جب انوش قدم حال مئی توہرات میں ان دوری اختیار کر لی تھے نہ طے بھوٹ گئے۔ نہ بھٹے متا بلہ بنی قنول حقی وقت تین کے قوس میں ہوا کرتی علی نے سکھائی غیث کو چھوڑ دیا تھا جبکہ وہ ابھی میان میں نہ تھا اور بلدی کی پروا نہ کر کے اس سے قطع تعلقات

کہلے تھے یہ پوری علی مرتضیٰ کی ہر طرف کے غلط فہمی تھی۔ اس میں علی اور رسول خدا صلعم کا اسم نہ بھی شامل ہوگا کیونکہ آپؐ بھی خالد سے دعویٰ اختیار کر لیا تھی۔

پیغمبر صلعم کے زمانہ میں اگر یہ ظالم لوگوں نے جو تہذیب و تمدن کا پیغمبر صلعم ولید کی طرح ان ظالم نبیوں سے بھی برائیت چاہتے اور ظالم دوری اختیار کر لیتے۔ مگر یہ ظالم سب کچھ بعد وفات نبویہ کائنات واقع ہوئے۔ اسلئے بقول آپؐ بالغرض اگر اس وقت قطع تعلقات نہیں ہوئے تھے۔ تو وقوع عظمیٰ ظلم کے بعد تعلقات قطع ہو چکے تھے۔

آں قدح بشکست و آں ساقی نساند

منافقین مدینہ کے وجود سے آپؐ کا نہیں کر سکتے۔ رسول خدا کے عہد حیات میں ہی وہاں منافق موجود تھے۔ مگر ظلم کھلا پیغمبر کے خوف یا طمع جبر و بناوی کی وجہ سے وہ اپنا اتفاق ظاہر نہیں کر سکے۔ و ان من اجل المدینۃ مشروا و اهل النفاق کا قتل و جہاد و اهل المدینہ سے بعض منافق ہو گئے ہیں۔ (اسے محمد صلعم) نرم انکو نہیں جانتے ہو۔ اور ہم بھی طرح انکو پہچانتے ہیں۔ اب حدیث صحیح بھی سن لیں۔ من ابی حریرۃ ان رسول اللہ قال یرد علیّ النبی فی حلقہ من اصحابی فیقال انک کاہل ملک ما احداثک بعد ان انھم اتحدوا علیٰ اہلہم العتھقوی صحیح بخاری جلد ہفتم کتاب لفاق منک علیہ حدیثی یعنی پیغمبر صلعم نے فرمایا کہ قیامت کے روز ایک جماعت صحابہ کی میرے پر وارد ہوگی۔ پس مجھے کہا جائے گا۔ تو نہیں جانتا کہ انہوں نے میرے بعد کیا کیا عظیم حادثہ کیں۔ یہ جماعت صحابہ دوبارہ مرتد ہو گئی ہے۔

اسی جگہ دوسری روایت ابو سعید خدری کی ہے۔ قال لہم فاقول متحفظا متحفظا من غیر بعدی یعنی پیغمبر صلعم نے فرمایا۔ اس وقت میں کہو گا کہ دُور کرو جنہوں نے میرے بعد دین میں تغیر و تبدل کیا ہے۔ (کیا بروہر باقی آپ بتا سکتے ہیں کہ وہ صحابہ کون تھے؟)

اب اس سے ثابت ہوگا کہ اس زمانہ کے مسلمانوں میں بھی بعض منافق صحابہ پرورد تھے جنکے نفاق کا ظلم اس وقت تک پیغمبر کو بھی نہیں دیا گیا تھا۔ ایسی صورت میں اگر پیغمبر علیؑ نے بقول آپؐ ایسے بظاہر کسی سلمان صحابی سے شتے ٹاٹے کر لئے تو کیا وہ لوگ غلطی شہادت نفاق دینے کے بعد بھی مؤمن ہی سمجھے جائیں گے۔ یہ وہ منافقوں قرآن میں انہیں بعض نفاق پر بیان مسلمان مدینہ کے عیسائیوں کی ہے پھر اگر غلطی نہ کہ شہادت طاعتی ان بعض منافق مسلمانوں نے کتمان نفاق پیغمبر کے سامنے کیا۔ اسی کی حالت کے بعد وہ انکا نفاق ایک نہایت عیب و دخل کا صورت میں ظاہر ہو کر اسلام میں فرقہ و نسائی اسلام کی ایک عینک ہلاک و بربادی کا باعث ہو چکا ہو تو اب نیز غلامان اہمیت رسولؐ ان لوگوں کے جوڑے تعلقات بنی تعلیم رکھ سکتے ہیں۔ اس لئے قلعی فیصلہ ہے کہ کسی غیر محرم کا رشتہ نامک کسی غیر شیعہ سے جائز نہیں ہو سکتا۔ مگر جن بعض نے شیعوں کی انہیں بیٹیاں پہلے سے غیر شیعہ کے ہمراہ بیچ چکی ہیں۔ فلا جناح علیہم ان کی مجبوری ان کی مجبوری کا باعث ہے۔ ان اللہ عیوبکم الیسر (باقی آئندہ) احتقر۔ مؤید الاسلام لاہوری



# حق زندہ باد کفر مرد باد

\*\*\*\*\*

یہ سترہ امر ہے۔ کہ اکثریت اس حقیقت سے ناواقف ہے۔ کہ غیر معمولی انقلاب کے آثار روحانی دنیا میں بھی ظاہر ہو رہے ہیں۔ اگر کوئی فرقہ آج دنیا میں غواہی گوش میں مست پارتی بازی میں مشغول رہ کر اپنی تنہائی کا سامان جمع کر رہا ہے۔ تو وہ صرف شیوہ گروہ ہے۔ ان حالات کا جائزہ لیتے ہوئے

## جمود شکن انقلاب نگیز اور شرہ آفاق تصنیف برائیں امامیہ

فلسفہ آمل محمد پرچار ضخیم جلدوں میں بیسوط علمی تہذیب شائع کر دی گئی ہے۔ یہ وہ تحریک العقول کتاب ہے جس کا انقلاب انگیز اثر چار دہائی تک عالم میں رونما ہوا ہے۔ صدر اسلام سے لیکر آج تک شیوہ از م پر کوئی کتاب اس قدر تعین انگیز اس قدر صیح۔ اس قدر نتیجہ خیز حتمی نہیں لکھی گئی۔ یہ تحفہ روحانیت ہر قسم کے داخلی خارجی فرقہ آرائیوں کے سم آلود اثر سے پاک ہے۔ مذاہب عالم پر تبصرہ کر کے ثابت کر دیا گیا ہے۔ کہ اگرچہ جو ان مطلق کو کسی مسلک کی ضرورت ہے۔ تو طریقہ آل محمد ہے۔ کم و بیش ایک صد مشرقی و مغربی تحقیقات کے ریسرچ ورک کا علم کھینچ کر رکھ دیا ہے۔ علم نجوم بہت فراست الیہ سمیریم کے سہولت رازوں کا انکشاف کیے دکھا دیا ہے۔ کہ کائنات کمال محمد کو علوم نمانہ سال میں بیرونی حال تھا۔ گویا دریا کو زریں بند کر دیا گیا ہے تفصیلی تبصرہ اخبار سرفراز کائنات ۹ جولائی ۱۹۳۲ء میں شائع ہو چکا ہے۔ اودہستان کے طول و عرض اس کتاب کے اوروں کے مضامین۔ علمی تہذیب و جدید علم کلام کے کمالات کو دیکھ کر صدائے عرب بلند ہو رہی ہے۔ کیا تپان اس مرتبہ روحانی سے محروم رہیے؟ فی الغیب بیکر و بی بی آردر کے بیچے نو غریبا کے گٹ۔ وی پی سے صاف کہیں کہیں نہ وی پی کا کاموگا آندو وی پی کے سنے کٹ چٹکی لٹے پوٹن لیلن میکافامہ اٹھائے تان جب تک حق نور تہذیب عالمین صرف۔ کے کارڈیں مفت طلبہ کیں پڑھو خوش طبعان مصلحتی صوبہ کہتے صد شکایت صاف۔ وی پی کوئی نہ ہوگا۔

جو ویل در و نکال شیشین تصدیق میں فاضل جلال شاہ بلوچ صاحب میر شاہ پور پانچا

# تجارت پیشہ اصحاب کو اسلئے ٹریڈ مارک یا تجارتی نام

رجسٹری کروا کر نقالوں سے بچنے کے مفصل حالات کے لئے پتہ ذیل پر خط و کتابت یا ملاقات کریں +  
سیکرٹری وی نادر ورن انڈیا جیمز آف کامرس  
سول اینڈ ملٹری گزٹ ملائنگ - لاہور

## نادر مجربات کا رخانہ گلستانہ نوری

محلہ امراض چشم کو اکسیر نے قیمت فقیرانہ ۳ روپے ۲۰ پائی +  
(۴) کشتہ چاندی اول غلہ تولہ - کشتہ چاندی خاص تولہ  
کشتہ فولاد غلہ تولہ - کشتہ قلعی حج - تولہ  
کشتہ مرچہ بگ - تولہ فولاد ڈلی خام حج تولہ  
چربی شیر معہ چھٹاک - چربی ریچھ معہ چھٹاک  
چربی سادہ معہ چھٹاک - زعفران کشمیری بونگو حج تولہ  
زعفران کشمیری نازہ حج تولہ - سیلابیت معہ چھٹاک  
ست سیلابیت حج تولہ - جن بوزہ بگ سفید  
۸ تولہ - روح حبشہ بگ نہایت عمدہ - عجم بونگل

(۱) گلستانہ شعلہ - درد تھرم چشمی بھیجہ و دوا کچھ و بڑا  
و غیرہ کا فوراً ملکی ملان ہے جس کا ہر گھر میں رکھنا ضروری ہے  
نمرہ عیسیٰ ۵ - ترکیب مفصل ہر اہ ہوگی +  
(۲) شمر مرچہ بگ - ستا چاندی - فولاد بڑا - کاشی جنت تابا  
قلی کا ہلوی بنیادی تیار شدہ ہے - نل الما پابل کلون غیر ملک  
اس طرح کم کو درجہ یک چھڑا دیتا ہے قیمت تولہ کا خرچہ ۱۰ روپے  
(۳) ہر شانی مکمل الجواحر - جنت - موتی - اقلیا جی بی  
و غیرہ وغیرہ قیمتی اجود سے محنت و جانفشانی سے تیار کیا جاتا  
ہے صنف بھارت - بوکھتی آکھ - مرغی - جو حند - ناخوند

مکرمہ شمس العلماء و جمہوریہ صاحب قلم کا سفر انا مہ جنہیں آنکھوں کی شکایت تھی - اتھال کیا  
اقد انہیں عوارض چشم میں اسی سرور سے فائدہ ملی حال ہوا - من کلا حقہ خادم الشریعہ المصلح علی المایری  
نوش: یہ جو نادر مجربات و عذرات کا رخانہ ہذا میں ہیں - وہ اہلی بطریق بنیادی و یونانی نہایت محنت و  
جانفشانی سے تیار و دہیا کئے جاتے ہیں قیمت کم و واپی رکھی گئی ہے - تاکہ غریب بھی فائدہ اٹھائیں -  
ایک روپے سے کم آمد کی تعمیل نہ ہوگی - جواب طلب امور کے لئے جوانی کارڈ ایکٹ آنا ضروری ہے +  
مالکان ملک نور علی دہلوی پرنٹرین کا رخانہ گلستانہ نوری راکھیکال شہر سیالکوٹ











# قواعد الحفظ

- (۱) اتنی نظر کی تاریخ اشاعت ہر ماہ انگریزی کی ۲۱ تاریخ ہوگی۔
- (۲) اتنا خط اگر کسی مجاہد سے نہایت مافی میں نہ پہنچ سکے تو ۲۱ ماہ انگریزی کے بعد ایک مہینہ تک مطلع کرنا چاہیے۔ اصلاحی فرض ہوگا۔ ورنہ پرچہ نہ پہنچنے کی شکایت معاف!
- (۳) خط یا این خط و کتابت کر لے وقت سبب نمبر کا خوالہ ضرور دیں۔ ورنہ عدم قیبل کی شکایت معاف!
- (۴) جواب طلبہ کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا ضروری ہے۔
- (۵) اشتہارات کی اجرت حسب ذیل ہے۔

| مقدار        | سالانہ | ششماہی | سہ ماہی | ایک بار |
|--------------|--------|--------|---------|---------|
| سالم صفحہ    | ۱۰۰    | ۵۰     | ۳۰      | ۱۰      |
| نصف صفحہ     | ۵۰     | ۲۵     | ۱۵      | ۵       |
| چوتھائی صفحہ | ۲۵     | ۱۲     | ۷       | ۲       |

## تفسیر لوامع التشریح میں جدید

مصلیٰ علیہ السلام کا تفسیر لوامع التشریح علیہ السلام کے علاوہ سید محمد امجدی صاحب قلم نے ۱۵۰۰  
 یہ تفسیر کے جس میں حقیقت و حقیقت قرآن و احادیث میں جو اختلاف ہیں انہیں نقل کیا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ  
 ہے کسی اور تفسیر کے خلاف نہیں ہے بلکہ قرآن و احادیث میں جو اختلاف ہیں انہیں نقل کیا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ  
 طلبہ میں جو اختلاف تفسیر پر چڑھائی ہے اس تفسیر میں جو اختلاف ہیں انہیں نقل کیا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ  
 کہا میں نے یہ تفسیر آئی کی حجت نہیں ہے بلکہ اس میں جو اختلاف ہیں انہیں نقل کیا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ  
 کے جس۔ در خواست آئے ہیں پر رد وائے ہو سکتی ہیں

مطبوعہ جدید  
 سید ابوالفضل رضوی القمی محلہ ضعیان۔ موچی دروازہ لاہور

